اقیموا الصلوٰۃ ولا تکونوا من المشرکین

بفرمائش جمعدار نادر علی ۴۰ پلٹن پٹھان ساکن شیر کوٹ و غلام نبی
حوالدار ۳۴ پلٹن ساکن گھی لنڈی رسالہ

[illegible] تقلید المقلدین

بار سوم

از تالیفات جناب مستطاب سرکار شریعت مدار عالم ربانی فاضل صمدانی فقیہ لاثانی
فخر المحققین شمس المتکلمین علامۃ العلماء جناب المولوی السید علی الحائری لاہوری
مدظلہ العالی

در مطبع شمس الہند ملتان باہتمام منشی شمس الدین شائق طبع شد

از تصنیفات عمدة المحققین زبدة
المدققین مولوی السید علی الحایری لاہوری

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذي جعل الحمد مفتاحا لذكره وسببا للمزيد من فضله و دليلا على آلائه وعظمته والصلوة على نبيه محمد خير خلقه وعلى خلفائه الراشدين من عترته وعلى شيعته من بقية طينته **اما بعد** پس ارباب دانش وبینش واصحاب معرفت پر پوشیده نرہے کہ یہ رسالہ **تقلید المقلدین** ہے اقل عباد الله القوی **السید علی الحائری** ابن علامة الدهر فهامة العصر خیر الحاج مولوی السید ابو القاسم ابن الحسین الرضوی القمی لاہوری نے بسبب خواہش بعضے احباب کے رسالہ نخبہ کو اردو مین ترجمہ کیا ہے تاکہ ہر خاص اور عام کو فایدہ تمام اس سے حاصل ہو پس منقسم کیا گیا یہہ رسالہ ایک مقدمہ پانچ کتاب اور ایک خاتمہ پر **مقدمہ** چونکہ افضل اعمال و اکمل افعال اور فارق کفر اور اسلام مین نماز ہے اور یہی ایک علامت ایمان کی ہے پس تارک نماز کا مشرک بموجب قول خدا یعنی اقیموا الصلوة ولا تکونوا من المشرکین یعنی قایم کرو نماز کو اور مت ہو مشرکین مین سے اور بموافق حدیث نبوی صلعم کے کہ فرمایا آنحضرت نے من ترك الصلوة متعمدا فقد كفر جو شخص ترک کرے نماز کو جان بوجھ کر پس بتحقیق وہ کافر اور دایرہ اسلام سے خارج ہے اور دوسری حدیث مین وارد ہے من ترك الصلوة متعمدا لقى فى النار ثمانين حقبا والحقب ثمانين سنة يعني جو آدمی عمدا نماز کو ترک کرے اسی حقب تک آگ مین رہیگا اور ہر حقب اسی برس کا

الصلوة مین اب تارک [illegible] الکتاب

کتاب ارشاد القلوب مین وارد ہے جو شخص کہ ترک کرے نماز کو عمدًا وہ بدتر اور
دورتر ہے رحمت خدا سے نسبت اوس شخص کے کہ جلادے ستّر قرآن شریف
کو اور مارے ستّر ملک کو اور زنا کرے ستّر دختر باکرہ سے **کتاب** جامع الاخبار
مین وارد ہے جو شخص کہ اعانت کرے تارک الصلوٰۃ کو اگرچہ ایک لقمہ سے بھی
گویا اوس نے قتل کیا ستّر پیغمبر کو کہ پہلا اُن کا حضرت آدم اور آخر انکا خاتم النبیین
محمد ابن عبد اللہ صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین ہے اور حدیث مین وارد ہے **قال**
رسول اللہ سلّموا علی الیہود والنصاریٰ ولا تسلّموا علی یہود امتی فقالوا
من یہود امتك قال الذین یسمعون الاذان والاقامۃ ولم یحضروا
الجماعۃ یعنے فرمایا آن حضرت صلعم نے کہ یہود و نصاریٰ پر سلام کرو لیکن میری
امت کے یہود پر سلام مت بھیجو پس پوچھا گیا آن حضرت سے کہ کون ہین
یہود تیری امت کے فرمایا آنحضرت نے وہ لوگ مراد ہین جو کہ سنین اذان
اور اقامہ کو اور حاضر نہوں نماز جماعت کو اور بغیر اسکے اور بہت سے حدیثین
اسباب مین وارد ہین چنانچہ **حدیث** شریف مین وارد ہے جب کہ روز
قیامت ہوگا تو پروردگار عالم و آدم حکم فرماویگا کہ تارک الصلوٰۃ کو آگ کی طرف
لادین پس زمین نیچے پاؤن کے اسکے آتش سوزان ہوگی اور آفتاب سر پر جلانے
والا ہوگا اور ایک زنجیر آتشی اُس کے پاؤن مین ڈالی جاویگی پس ایک
ملک نازل ہوگا اور سینے کو اس کی پشت تک سوراخ کریگا اور بائین ہاتھ
مین نامہ اعمال دیا جائیگا پھر جب کہ اُس تارک الصلوٰۃ کو حکم پڑھنے کا ہوگا
تو جواب مین کہیگا کہ مین کسطرح سے پڑھون وحال آنکہ نامہ عمل میری پشت
سر مین ہے اور آگ جلانیوالی میرے سامنے ہے پس ندا جانب خدا سے

تارک الصلوٰۃ عذاب عظیم ہو
امت محمدی مین ۱۲

آویگی کہ گردن اور پشت اسکی توڑ کر اور پاؤن کو اُس کی پیشانی کے بال سے باندین
اُس کے بعد فرمائیگا خُذُوہُ فَغُلُّوہُ ثُمَّ الجَحِیمَ صَلُّوہُ یعنی پکڑو اور زنجیر سے
اسکو باندھو اور آتش جہنم مین ڈالو پس واسطے بجالانے فرمان تعالیٰ کے ستر ہزار
ملائکہ غلاظ طرف اُس تارک الصلوٰۃ کی آوینگے پس بعضے ملائک کان اُس کے کھینچینگے
اور بعضے ریش اوسکی نوچینگے اور بعضے استخوان اوسکی توڑینگے اُس وقت وہ
تارک الصلوٰۃ فریاد کریگا آیا مجھپر رحم نہین کرتے ہو تو ملائکہ جواب مین اسکے کہینگے
اے شقی ہم کسطرح سے رحم کرین وحال آنکہ خدائے کریم جو ارحمن الرحیم ہے وہ تجھپر
بسبب بدبختی تیری کے رحم نہین کرتا ہے اے شقی تو ان اوقاتون سے فریاد کرتا
ہے پس کیسا حال ہوگا تیرا جبکہ آتش جہنم مین ڈالے جاؤگے پس یہانتک کہ
اسکو آتش جہنم مین ڈالینگے اور ایک قسم ترک نماز یہ ہے کہ اصلاً نماز ہی نہ پڑہتا ہو
اور دوسرا قسم یہ ہے کہ شرائط نماز مانند طہارت کہ عبارت غسل اور وضو اور
تیمم سے ہے درست موافق شریعت کے نکرے یا قرائت یعنی نکالنا حروف کا
اپنے مخارج معینہ سے درست نہو تو ایسی حالت سے نماز پڑہنا باعث بطلان نماز
کا ہوگا اور اگر مسائل یا قرائت کو درست نکرے تو وہ بھی تارک الصلوٰۃ مین محسوب
ہوتا ہے **مقدمہ ثانیہ** ان مسائل کے بیان مین جنکو متکلمین اصولدین اور
فرقہ **صوفیہ** موحدین معرفت خدا اور حکما محققین علم حکمت کہتے ہین جو مختصر
اصول دین کو سمجھنے کا فرد مجمل ہے اور **اصولدین** اکثر علماء کے نزدیک
پانچ ہین توحید **و** عدل **و** نبوت **و** امامت **و** معاد **توحید** یعنی خدا
ایک بغیر شریک کے ہے اور خدا کی معرفت اسکے صفات ذات کی معرفت سے
حاصل ہوتی ہے اور **صفات** ذاتیہ خدا کے وجود **و** وجوب **و** قدم **و** قدرت

بیان مبادی اصول دین
مقدمہ ثانیہ

صفات ثبوتیہ و سلبیہ کا مختصر بیان

وعلم وحکمت وحیوۃ وآرادہ وصدق وکلام وادراک ہین اور انہین
صفات کو ثبوتیہ اور عینیہ اور کمالیہ بھی کہتے ہین **وجود** یعنی خدا موجود بغیر
پیدا ہونیکے ہے **وجوب** یعنی خدا ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ تک رہیگا
قدم یعنی خدا کے اول مین ابتدا اور آخر مین انتہا نہین ہے **قدرت**
یعنے ہر شئے کو جو کچھ خدا چاہے کر سکتا ہے **علم** یعنی ہر شئے کو خدا جانتا ہے
حیواۃ یعنے خدا ہمیشہ سے زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہیگا **حکمت**
یعنے ہر کام خدا کا پیچیدہ باریکیون سے ہے **ارادہ** یعنی خدا کا کوئی
کام بغیر ارادہ صحیحہ کے نہین ہوتا ہے **صدق** یعنے جو کچھ خدا نے
فرمایا یا کیا وہ درست اور مطابق واقع ہے **کلام** یعنے خدا جبکہ کسی نبی سے
ہمکلام ہوتا ہے تو آواز اور حروف کو اجسام غیر عادیہ جیسے حجر و شجر وغیرہ مین
پیدا کرتا ہے اسکو کلام خدا کہتے ہین **ادراک** جن اشیاء کو ہم کان اور
آنکھ اور زبان وغیرہ سے احساس کرتے ہین خدا انکو بغیر تمام اعضاء خمسہ کے
احساس کرتا ہے **اما جو صفات** کہ ذات خدا کو لائق اور سزاوار
نہین ہین شریک و ترکیب و جسم و مرئی و حلول و مکان و صفت
زایدہ ہین انہین کو صفات سلبیہ اور تنزیہیہ اور جلالیہ بھی کہتے ہین۔
شریک یعنی کوئی دوسرا خدا نوع یا جنس یا مثل خدا کے نہین ہے.
ترکیب یعنے خدا کسی چیز سے مرکب نہین ہے **جسم** یعنی خدا کا بدن
نہین ہے **مرئی** یعنے خدا دنیا اور آخرت مین ہرگز نہین دیکھا جاوے گا
حلول یعنے خدا کسی چیز مین داخل نہین ہوتا ہے اور نہ کوئی
چیز خدا مین داخل ہوتی ہے **اتحاد** یعنے خدا کسی چیز سے ملکر ایک

نہین ہوتا ہے **مکان** یعنے خدا کسی خاص طرف مین نہین رہتا ہے
صفت زائدہ یعنے صفات ثبوتیہ خدا کی ذات سے جُدا اور زائد
نہین بلکہ عین ذات خدا ہین **عدل** یعنی خدا کی ذات پاک ہی ظلم
اور ستم اور ہر بدی سے اسی واسطے ظالمون اور فاسقون اور کافرون
پر لعنت کی ہے اور عدالت کیواسطے انبیاء اور اوصیا علیہم السلام کو دنیا
مین اپنے مخلوق مین معین فرمایا **نبوت** یعنے خدا کی جانب کے سچے رسول
اور نبی بنا بر مشہور ایک لاکھ چوبیس ہزار آئے ہین اور یہ تمام انبیا علیہم السلام
اول عمر سے آخر عمر تک تمام گناہان صغیرہ وکبیرہ سے عمداً اور سہواً اور جہلاً
معصوم اور مطہر ہین اور ان تمام انبیاء مین سے حضرت نوح اور ابراہیم

مختصر بیان نبوت اور امامت کا

اور موسے اور عیسے اور محمد علیہم السلام اولوالعزم یعنے صاحبان شریعت
مستقلہ مین اور نبی ہمارا حضرت محمد بن عبداللہ صلعم قیامت تک نبی برحق
تمام خلق پر ہے **امامت** یعنی ہمارے ۱۲ امام آل رسول خلیفہ برحق
اور جانشین مطلق پیغمبر صلعم ہین **اول** امیر المومنین علی ابن ابیطالب۔
دوم امام حسن مجتبی سوم امام حسین چہارم زین العابدین امام علی
بن الحسین پنجم امام محمد باقر ششم امام جعفر صادق ہفتم امام موسی کاظم
ہشتم امام علی بن موسی الرضا نہم امام محمد تقی دہم علی النقی یازدہم
امام حسن عسکری دوازدہم امام محمد مہدی علیہم السلام ہین اول عمر سے
آخر عمر تک تمام گناہان صغیرہ اور کبیرہ سے عمداً اور سہواً معصوم اور مطہر
ہین **عقیدہ** یہ ہے کہ امام مہدی علیہ السلام زندہ موجود ہے اور
نظر سے غائب ہے ہنوز ظاہر ہوگا تمام مختلف مذہبون کو ملت واحد

اسلام پر جمع فرماویگا اور دجال ملعون کو وادی بیدا میں قتل کریگا اور حضرت عیسیٰ آنحضرتؑ کے ساتھ نماز با جماعت پڑہینگے کل تفصیل آنحضرتؑ کے احوال کی اور کلی ثبوت ہر ایک مطلب کا حقیر کی کتاب **غایۃ المقصود** مین ثابت کیا ہے **معاد** یعنے خداوند عالم بندون کو بعد مرنیکے قبر مین سوال کیواسطے اصلی بدن ہین زندہ فرماویگا اور نیز قیامت کے روز تمام خلایق اولین اور آخرین کو اصلی بدن ہین واسطے حساب اور ثواب اور عقاب کے زندہ فرماویگا اور میزان اور نامہاے اعمال اور صراط اور شہادت اعضا اور وجود جہنم جسمانی اور عذاب سکا اور وجود جنت جسمانی اور اسکے درجات اور حور اور غلمان اور قصور اور نعمات دائمی وغیرہ کا اعتقاد رکھنا واجب ہے اور اعتقاد کرنا شفاعت حضرت رسول صلعم اور حضرات آئمہ ہدیٰ علیہم السلام کا یوم قیامت ہین مومنین کی نسبت واجب ہے اور زیادہ تفصیل ان تمام عقائد کی ہماری کتاب **منہاج السلام** سے بتفصیل معلوم ہو سکتی ہے

کتاب الطہارۃ اس ہین پانچ باب ہین **باب اوّل** اسمین تین فصلین ہین **فصل** جانو کہ وضو پہلے دھونا مُنہ کا ہے ابتدا جمنے بالون سے ٹہوڑی تک طول ہین اور چوڑائی مین جسکو انگوٹھا اور بیچ کی انگلی گھیرے اور بعد اس کے دھنے ہاتھ کو اور بعد اسکے بائین ہاتھ کو کہنے سے انگلیون کے سرونتک ہوئے اور بعد اسکے مسح سر کا اگلی طرف کو اور بعد اس کے مسح داہنے پیر کا اور بعد اسکے مسح بائین پیر کا انگلیون کے سرون سے گٹے تک تمام پشت پیر کو کرے **تنبیہ** چاہیے وضو مین جو حد کہ واسطے اعضا کے دہونے مین معین ہوئی ہے من باب المقدمہ تھوڑا سا حد سے زیادہ

معاد کا مختصر بیان

کتاب الطہارۃ

وضو کا مختصر بیان

شرائط وضوء

چودہ ان شرائط وضو کے جو واجب ہیں

دہووے تا کہ یقین حد کے دہونے پر حاصل ہووے اور شرائط وضو کے چودہ ان
ہین (۱) نیت اور وہ ارادہ ہے جو وقت کرنے کسی کام کے دل مین گذر کر باعث
عمل کا ہوتا ہے پس مراد نیت سے یہ ہے کہ اگر شخص دایم الحدث نہین ہے تو کہے
وضو کرتا ہون واسطے نماز واجب یا مستحب کے اور واسطے دور ہونے حدث کے
اور واسطے مباح ہونے نماز کے قربۃً الی اللہ اور اگر دائم الحدث ہو مانند اس کے
کہ مرض سلس البول رکھتا ہو یا مبطون ہو اور مانند ان کے تو بغیر قید رفع حدث کے
بطریق مذکور نیت کرے (۲) یہ کہ نیت کو مقارن دہونیکے کرے یعنی بعد نیت کرنیکے
بلا فاصلہ چلو پانیکا چہرے پر ڈالے اور بہتر یہی کہ وقت دہونے ہاتہون کے نیت
کرے (۳) یہ کہ منافی نیت کا حالت وضو مین نکرے مانند اسکے کہ ارادہ ترک وضو کا
کرے پس اگر قبل ٹوٹنے موالات کے یعنی قبل خشک ہونے اعضاء وضو کے عود کرے تو صحیح ہے
اور اگر بعد خشک ہونے اعضاء کے عود کرے تو باعث بطلان نماز کا ہے اور بہی غفلت عمل
سے بالکلیہ ہونے مانند اسکے کہ نہ جانتا ہو یہ کونسا کام ہے اور اگر وضو واجب مین قصد سنت کا یا وضو
سنت مین ارادہ واجب کا کرے تو وضو اسکا باطل ہوگا (۴) یہ کہ دھونے چہرے
مین ابتداء اعلے سے اسفل کی طرف کرے اور دھونے ہاتہون مین ابتداء
مرفق یعنی کہنے سے کرے اور مسح سر بہی اعلے سے اسفل کیطرف کرے **اما**
مسح پیر مین انگلیون سے گٹے کیطرف کہینچے **تنبیہ** لازم نہین ہے وضو
مین پہنچانا پانیکا نیچے بالون ڈاڑہی کے اور اسیطرح سے نیچے شارب اور لب اور
ابرو وغیرہ کے جب کہ بال بکثرت ہون او مساوی ہے اس حکم مین مرد اور
عورت اور پر ریش اور کم ریش **اما** جو کچھ بشرہ مین سے نمایان ہو بیچ بالون کے
تو دھونا اس کا واجب ہوگا اور واجب نہین ہے دھونا ان بالون کا جو کہ

جو کہ چہرے کی حد سے خارج ہون (۵) یہ کہ مسح سر اور دہنے پیر کا ساتھ رطوبت
دہنے ہاتھ کے کرے اور مسح بائین پیر کا ساتھ رطوبت بائین ہاتھ کے کرے اور جبکہ رطوبت ہاتھ
مین باقی ہووے تو لینا رطوبت کا دوسری جگہ سے جائز نہین ہے اور اگر رطوبت ہاتھ کی بسبب کسی
عذر کے خشک ہو جاوے تو رطوبت کو شارب یا ابرو سے لیوے اما فاضل ریش
سے رطوبت کا اخذ کرنا جائز نہین ہے (۶) ترتیب تمام اعضاء وضو مین
یعنے دہنے ہاتھ کو بعد چہرے کے اور بائین ہاتھ کو بعد دہنے ہاتھ کے
دھووے اور مسح دہنے پیر کا بعد مسح سر کے اور مسح بائین پیر کا بعد مسح
دہنے پیر کے کرے پس اگر عمداً خلاف ترتیب مذکورہ کیا ہو تو باعث بطلان
وضو کا ہے اما اگر نسیاناً کیا ہو تو باطل خاص وہی عضو ہوگا مانند اسکے کہ
اگر بائین ہاتھ کو مقدم دہنے ہاتھ سے دھووے تو اس عضو اور مابعد
اس عضو کا اعادہ کرے عضو ماقبل صحیح ہے بشرطیکہ خشک نہو گیا ہو۔
یہ ترتیب تمام اعضاء وضو مین واجب ہے کیا واجب ہو یا مستحب (۷) موالات
اور یہ بھی واجب ہے بیچ وضو کے اور وہ پے در پے بجا لانا ہے ایک عضو
کو بعد دوسرے کے اس طرح سے کہ عضو سابق اسکا خشک ہو جاوے پس اگر
بسبب واقع ہونے تاخیر کے عضو سابق خشک ہو جاوے تو باعث بطلان
نماز کا ہے اور اگر واسطے شدت حرارت کے ہووے مانند اس کے کہ بہت
تند ہوا چل رہی ہے یا یہ کہ بدن مین حرارت کی شدت ہے تو خشک ہو جاوے
ایسی حالت مین وضو باطل نہوگا (۸) یہ کہ مکلف وضو کو خود بجا لاوے
پس اگر عمداً یا سہواً یا جہلاً کوئی دوسرا شخص وضو دیوے تو صحیح نہوگا بلکہ
اگر نیت مین بھی دوسرے کی شراکت کرے تو صحیح نہوگا اما شرط مذکور بالا

maablib.org

حالت اختیار مین ہے پس اگر حالت اضطراری مین ہو جیسے کہ ہاتھ ہی نرکھتا
ہو تو البتہ معین قرار دینا واجب ہوگا (۹) یہ کہ پانی وضو کا خالص بغیر اجناف
دوسری چیز کے ہو اس طرح سے کہ عرف مین اسکو پانی کہا جاوے پس اگر آب
خالص کم ہو تو کفایت وضو کے لئے کسی چیز کا ملانا ضروری ہے بشرطیکہ
اسم آب کا خارج کرے اما آب شور و شیرین اور دریا اور برف اور باران
سے بشرط پاک ہونے اور مباح ہونے اس پانی کے وضوء کرنا صحیح
ہے (۱۰) یہ کہ پانی وضوء کا پاک ہو پس اگر عمداً یا سہواً یا جہلاً آب نجس سے
وضو کرے تو وضوء اسکا باطل ہے (۱۱) یہ کہ پانی وضو کا مباح ہو خواہ
مباح الاصل ہو یا مملوک ہو یا یہ کہ تصرف مین اسکے ماذون ساتھ اذن صریح
کے ہو یا ساتھ اذن فحوی کے ہو اور مانند اسکے جیسا شاہد حال لیکن احوط بلکہ اقوی
حاصل ہونا اسمین یقین کا ہے اما نہرین جو راستون مین ہوتی ہین جب کہ
کراہت اس کے مالک کی معلوم نہو تو نہر کے پانی سے بھی وضوء کرنا
جایز ہے (۱۲) یہ کہ استعمال آب سے احتمال کسی ضرر کا یا حاصل ہونے
کسی مرض کا یا زیادتی مرض کا یا طول نکلنے مرض کا اور مانند ان کے
جیسا تنگ ہوجانا وقت کا یا خوف ہلاک ہوجانے کسی نفس محترم کا نہووے
پس اگر ایسی حالتون مین وضو کرے تو وضو اسکا باطل ہوگا (۱۳) یہ کہ جگہ
بیٹھنے متوضی کی مباح ہو اما اگر بعد تمام ہونے وضو کے علم غصبیت مکان کا
حاصل ہووے تو باعث بطلان وضو کا نہوگا - اور احوط یہ ہے کہ ظرف
اور جگہ پھینکنے پانی کے بھی مباح ہو پس ایسی حالت مین اگر وضو کیا تو
صحیح نہوگا (۱۴) یہ کہ اعضاء وضو قبل وضو کے پاک ہون پس اگر نجاست

بے دریغ وضوء استعمال

اعضاء کے ساتھ کرنے وضوء کے دور و زایل ہو جاوے تو کفایت ہوگا تنبیہ
بغیر اعضاء وضوء کے پاک ہونا کسی اور اعضاء کا شرط صحت وضو نہین ہے
البتہ افضل یہ ہے کہ تمام بدن پاک ہو اور احوط یہ ہے کہ استنجا کو قبل از وضوء
ترک نکرے **فصل** بیان ہوتی ہے بیچ موجبات وضوء کے اور موجب یعنی
سبب ہو جاتے ہین واسطے وضوء کے اور انہیں کو نواقض بھی باعتبار
توڑ ڈالنے وضوء کے کہتے ہیں اور وہ دس ہین (۱) بول یعنی پیشاب کے
آنے سے وضو سابق ٹوٹ جاتا ہے تو اسی سے واسطے نماز کے وضوء واجب
ہوتا ہے (۲) غائط کیا متعدی ہو یا غیر متعدی یہ بھی ناقض واسطے وضو
سابق کے اور موجب واسطے وضو آئندہ کے ہوتا ہے (۳) ریح یعنی باد کیا باآواز
ہو یا بغیر آواز کے اما یہ تینون جاے معتاد سے ہون اور اگر جاے غیر معتاد سے
ہون مانند اسکے کہ بدن مین کسی جگہ بسبب کسی مرض یا کسی ضرب کے باعث
سے سوراخ ہو جاوے **پس** اگر اسی طرف سے بول و غائط و ریح کا خارج
ہونا معتاد ہو جاوے اگرچہ اصل مخرج بھی بند ہو جاوے تو البتہ ناقض اور
موجب وضو کے ہوتے ہین (۴) نوم یعنی سو جانا اسطرح سے کہ نیند غالب
آجاوے قوۃ سامعہ اور باصرہ پر یعنی کانون سے سنائی ندیوے اور آنکھون
سے دکھائی ندیوے بلکہ نیند غالب آجاوے تمام حواسون پر تو ناقض
اور موجب وضو کا ہے (۵) ازالہ عقل یعنی دور ہونا عقل کا بسبب عارض ہونے
جنون یا بوجب پینے نشہ کے اور باعث بے ہوش ہو جانیکے تو ناقض اور
موجب وضو کا ہوتا ہے (۶) استحاضہ اور وہ خون ہے جو کہ عورتون کو
ظاہر ہوتا ہے اس تفصیل سے جو عنقریب ذکر اسکا آویگا تو ناقض اور موجب

نواقض وضو کا مختصر بیان

maablib.org

واسطے وضوء کے ہوتا ہے (۷) **حیض** یعنی وہ ایک قسم کا خون ہوتا ہے
جو ہر مہینے مین عورت کو ظاہر ہوتا ہے اس تفصیل پر جو کہ اپنے محل مین ذکر
کی جاویگی پس ظاہر ہونا حیض کا ناقض وضو سابق کا ہوتا ہے اور دور
ہونا حیض کا موجب واسطے وضو لاحق کے ہوتا ہے (۸) **نفاس** اور وہ
بھی خون ہے جو ولادت کیوقت عورت سے ظاہر ہوتا ہے پس ابتدا اسکا
بھی ناقض اور انتہا موجب وضو کا ہوگا (۹) یہ کہ شک کرے وضوء کے
ہونے مین ولیکن یقین رکھتا ہو وقوع حدث مین یا یہ کہ یقین ہو دونون
مین ولیکن شک تقدیم اور تاخیر مین ایک دوسرے سے رکھتا ہو تو دونون حالتون
مذکورہ مین باعث دونون حالتون کا ہوتا ہے یعنی ناقض وضوء سابق کا
اور موجب وضو لاحق کا ہوگا اور اگر یقین ہو وضو مین اور شک ہو وقوع
حدث مین وضو اسکا صحیح ہے حاجت اعادہ کرنے کا نہوگا (۱۰) مس میت
یعنی چھونا میت سے بعد سرد ہونے اور قبل غسل ثلاثہ کے جیسا موجب واسطے
غسل کے ہوتا ہے اسیطرح سے ناقض اور موجب وضو کا بھی ہوتا ہے

بیان ۱۳ جبیرہ کا مختصر

فصل بیان ہوتی ہے جبیرہ مین اور مراد جبیرہ سے وہ لکڑیان ہین
جن سے عضو شکستہ باندھا جاتا ہے پس اگر کسی شخص کو بعضے اعضاء وضو
مین قروح یا جروح مانند زخم شمشیر یا پھنسی اور پھوڑہ کے یا مانند اسکے
ہو اور کسی ایک پر ان مین سے جبیرہ نہو اور ظاہر بھی ہو اور اگر نجس ہو تو
طہارت اسکی پر قادر ہو تو پاک کرے اور بعد اسکی وضو کرے اور اگر پاک
نہ کر سکے او مسح کرنا زخم پر ممکن ہو تو چہار طرف اس زخم کے دھو کر زخم
پر مسح کرے او اگر مسح کرنا بھی دشوار ہو تو بعد دھولنے چہار طرف زخم کے

maablib.org

کپڑا پاک ساز خم پر ڈالے اور اس کپڑی پر مسح کرے اور ان دو صورتون آخرین
بعد وضو کے تیمم بھی کرے اما اگر کسی عضو وضو مین جبیرہ ہو پس اگر اوٹھانا
جبیرے کا ممکن ہو تو اوٹھا کر دھوئے اور اگر ممکن نہو اوٹھانا جبیرے کا اور
پہنچانا پانیکا بشرہ کو بغیر اٹھانے جبیرے کے ممکن ہو تو پہنچا وے اور اگر یہ بھی
ممکن نہو تو جبیرے پر مسح کرے اما جبکہ جبیرہ محل مسح پر ہو اور اوٹھانا
جبیرے کا ممکن ہو تو اٹھا کر مسح کرے اور اگر اٹھانا دشوار ہو اور جبیرہ بھی تمام
محل مسح پر نہو بلکہ بقدر کفایت جگہ خالی ہو تو اتنے پر ہی مسح کرے اور اگر یہ بھی
نہو سکے پس اگر پہنچانا پانی کا بشرہ کو ممکن ہو اور محل مسح بھی پاک ہو تو پہلی
مسح کرے اور بعد اس کے پانی کو بشرہ تک پہنچاوے اور اگر محل مسح نجس
ہو اور پاک کرنا بھی ممکن نہو تو کپڑا پاک جبیرے پر رکھکر مسح کرے اور بعد اسکو
تیمم بھی کرے اما حالت درد چشم مین تیمم اور وضو مین جمع کرنا واجب ہے

باب بیان ہوتا ہے غسل مین اسمین نو فصلین ہین **فصل** بیان ہوتی ہر
غسل مین اور مراد غسل سے دھونا تمام ظاہر بدن کا ہے کہ کوئی بال تک بھی خشک
نرہے اما مانند سوراخ کان اور ناک کے پس جتنا نمایان ہو اتنا دھونا واجب
ہوگا اما سوراخ ہا لیونکا کانون مین اگرچہ اندر اسکا بسبب باریکی سوراخ کے
دکھائی نہ جاوے اس حالت مین دھونا باطن سوراخ کا احوط ہے اور اگر نمایان
ہو تو دھونا واجب ہوگا اما غسل دو قسم پر ہے ارتماسی وہ یہ ہے کہ بعد نیت کے
متصل خود کو پانی مین ڈالے اس طرح سے کہ عرف مین کہا جاوے ایک دفعہ پانی مین
گیا ہے اور اگر زانو تک پانی مین کھڑا ہو اور اسی حالت مین غوطہ لگاوے تو احوط ہے
اما غسل ترتیبی پس پہلے سر و گردن کو دھوئے پھر داہنی طرف کو پھر بائین

غسل کا مختصر بیان
غسل کے اقسام

طرف کو اما عورت کو دونوں طرف یعنی دائین اور بائین دھونا احوط ہے اما موالات
بغیر غسل استحاضہ کے اور کسی مین نہین ہے **فصل** بیان ہوتی ہے موجبات
غسل مین اور وہ چھ ہین (۱) جنابت گیا ساتھ دخول واقع ہونیکے ہو یا ساتھ
نکلنے منی کے منی بھی خواہ احتلام سے ہو یا جماع سے جماع بھی کیا حیوان سے
ہو یا انسان سے قبل مین ہو یا دبر مین تو ہر حالت مین ان مین سے غسل واجب
ہوگا (۲) حیض خواہ دس روز آیا ہو یا کمتر دس سے (۳) نفاس کیا وقت ولادت
کے ہو یا بعد ولادت کے (۴) استحاضہ خواہ متوسط ہو یا کثیرہ (۵) مس میت
یعنی مس کرے میت آدمی کو قبل غسل ثلاثہ اور بعد سرد ہو جانیکے (۶) موت یعنے
مرنا آدمی کا پس سبب ظاہر ہونے ان اسباب کے غسل مرد اور عورت پر واجب ہوتا
ہے تنبیہ غسل جنابت اور غسل حیض او نفاس واجب ہوتا ہے واسطے پڑھنے
کسی ایک کے سور عزایم اربعہ مین سے اور وہ الم تنزیل و حم تنزیل اور
والنجم اور اقرا ہے اور واسطے مس کرنے کتابت قرآن کے اگر مس کرنا واجب
ہو جاوے اور واسطے طواف واجب کے اور واسطے داخل ہونے مسجد الحرام
اور مسجد مدینہ کے اور واسطے توقف کرنے باقی مساجد کے اور واسطے صوم
واجب کے اور واسطے مس کرنے کسی نام کے اسماء خدا اور ایمہ علیہم السلام مین
سے اور اسی طرح سے غسل واجب ہوتا ہے ساتھ نذر اور عہد اور قسم کے اور
تفصیل ان کی اپنے موقع پر مذکور ہے **فصل** بیان ہوتی ہے حقیقت جنابت
مین اور مراد جنابت سے یہ ہے کہ غائب ہو جاوے حشفہ عورت کی فرج مین
اگرچہ منی بھی نہ نکلے تو دونون پر غسل واجب ہو جاتا ہے اور غائب ہو جانا حشفہ
کا مقعد عورت یا مقعد پسر مین یا ساتھ وطی کرنے حیوان کے جنابت

maablib.org

حاصل ہوتا ہے اور دوسرا قسم جنابت کا خارج ہونا منی کا ہے خواب مین ہو یا بیداری مین خواہ اختیاری ہو یا اکراہی جماع سے ہو یا غیر جماع سے خواہ حلال سے ہو یا حرام سے زیادہ ہو یا کم اور حکم منی کا رکھتی ہے وہ رطوبت جو خارج ہووے بعد منی اور قبل استبرا یعنی بول کرنے کے تمام چیزون مین توساتھ خارج ہونے منی کے غسل واجب ہو جاتا ہے **تنبیہ** اگر شک کرے منی کے خارج ہونے مین تو موجب غسل کا نہین ہے اور اگر خواب دیکھے کہ محتلم ہوا ہے اور بعد بیدار ہونے کے کوئی اثر خارج ہونے منی کا نپائے تو سبب غسل کا نہو گا۔ اور اگر عورت سے منی مرد کی بعد غسل کرنے کے خارج ہوئی یا عورت شک کرے کہ میری منی اس مین داخل ہے یا نہین بلکہ اگر مظنہ بھی رکھتی ہو تو موجب غسل کا نہین ہے اور اسی طرح سے اگر منی عورت سے بعد غسل کے نکلے اور نجانتی ہو کہ آیا یہ منی مرد کی ہے یا اپنی اس عورت کے تو پھر بھی سبب غسل کا نہو گا **اما** اگر یقین کرے کہ منی اپنی ہے یا ملی ہوئی دونون کی ہے تو غسل کو اعادہ کرے

فصل بیان ہوتی ہے حقیقت حیض مین اکثر خون حیض کا گرم اور سیاہ اور تندی سے نکلتا ہے اور عورت قبل نو سال اور زن قرشی بعد ساٹھ سال اور غیر قرشی بعد پچاس سال کے خون حیض کا نہین دیکھتی ہے **اما** مقدار خون حیض کا پس اقل اس کا تین روز اور اکثر اسکے دس روز ہین پس اگر عورت خون دیکھے تین اور دس روز مین اور خون کم یا زیادہ دس سے منقطع ہو جائے تو تمام خون حیض ہے اور اگر بعد گذرنے دس روز کے حیض سے خون کو دیکھے ساتھ علامت حیض کے تو دو حیض قرار دیوینگی اور اگر خون ظاہر ہو کر تین روز پر قطع ہو جاوے

اور حقیقت حیض کا مختصر بیان

پھر دس روز کے اندر ظاہر ہوئے اور بند بھی ہو جاوے تو تمام حیض قرار دیا
جاویگا اما عادت عورتون کی پانچ قسم پر ہے **پہلا قسم** صاحب عادت عددی
اور قسم مذکورہ وہ ہے کہ دو مہینے عدد مین موافق خون دیکھے جیسا ایک مہینے
مین مثلاً پنج روز اگر خون دیکھا ہو تو دوسرے مہینے مین بھی پانچ ہی روز
خون دیکھے اور حکم اس کا یہ ہے کہ نماز اور روزہ کو وقت ظاہر ہونے خون
کے ترک کرے اور بعد پاک ہونے کے صوم کو قضا کرے نماز کا قضا کرنا لازم
نہوگا اور حرام ہے عورت حایض کو داخل ہونا مسجد الحرام مین اور مسجد نبی صلعم
مین اور توقف کرنا باقی مساجد مین اور پڑھنا کسی ایک کا سورہ عزائم مین سے
اور **دوسرا قسم** صاحب عادت عددی و وقتی ہے جو کہ دو مہینے عدد اور وقت
مین موافق خون دیکھے جیسا کہ مثلاً پنج روز پہلے مہینے مین دہ اول مین اگر
خون دیکھا تو دوسرے مہینے مین بھی ایسا ہی خون دیکھے اور حکم اسکا موافق
حکم صاحب عادت کے ہے **تیسرا قسم** مضطربہ ہے جو کہ اول سے ہی اس کی عادت
معین نہو یا یہ کہ معین ہو کر بھولگئی ہو اور حکم اس کا یہ ہے کہ ہر مہینے مین
سات روز حیض قرار دیوے اور **چوتھا قسم** صاحب عادت وقتی اور قسم مذکورہ
وہ ہے کہ دو مہینے وقت مین موافق خون دیکھے جیسا ایک مہینے مین مثلاً دہ اول
مین اگر خون دیکھا تو دوسرے مہینے مین بھی ایسا ہی دیکھے اور حکم اس کا حکم
مضطربہ کا ہے **پانچوان قسم** مبتدئہ ہے جو کہ ابتدا کرے خون کے دیکھنے پر
اور عادت اس کی قرار نپائی ہو اور حکم اسکا یہ ہے کہ اگر باپ یا مان کی طرف سے
کوئی خویش موجود ہو اور عادت ان کی معین ہو تو اُن کی طرف رجوع کرے
اور اگر عادت ان کی معین نہو یا یہ کہ خویش و اقارب ہی نرکھتی ہو تو حکم اس کا

کل عورتون کو حیض پانچ قسم کا ہے استثناء ہے ۲

بھی ایسی حالت مین حکم مضطربہ کا ہوگا اما عورت حائض اگر چاہے امتحان کرنا کہ
آیا خون سے طاہر ہوئی ہے یا نہین تو بائین پیر کو دیوار پر رکھکر پیٹ کو ران پر رکھے
اور تھوڑی سی روئی فرج مین داخل کرے اور صبر کرے پس بعد تھوڑی مدت کے
اس روئی کو نکالے اگر خون نہ لگا ہو تو حیض سے پاک ہوئی ہے پس اگر قبل
غسل کرنیکے جماع چاہے کرنا تو فرج کو پانی سے دہوئے اما بحالت حیض جماع کرنا

حیض مین جماع کے کفارہ کا بیان

حرام ہے اور موجب کفارہ کا ہے پس اگر جماع کیا عورت حرّہ سے یعنے آزاد سے اوائل
حیض مین تو تین ماشہ تین رتی سونا کفارہ دیا جاویگا اور اگر درمیان حیض کے
جماع واقع ہوئے تو دو ماشہ دو رتی سونے کا کفارہ واجب ہوگا اور اگر آخر
حیض مین واقع ہو تو ایک ماشہ ایک رتی کا سونا دیا جاویگا اور اگر قیمت سونے
کی دیوے تو کفایت نہین کرتی ہے اور اگر جماع حالت حیض مین کنیز کیساتھ
واقع ہو تو کفارہ اس کا تین مد گندم ہے ہر ایک مد ایک ایک فقیر کو دیوے اور
مد ڈیڑھ رطل ہے یا یہ کہ آدمی مستوی الخلقہ دو کف بھر کر گندم کے دیوے تو وہ بھی
ایک مد حساب ہوتا ہے

خون حیض کا بکارت اور قروح سے متشبہ ہونیکا بیان

تنبیہ اگر خون حیض مشتبہ ہو جاوی خون بکارت
سے تو عورت پشت پر لیٹے اور پیرونکو دیوار سے لگا دیوے اور روئی کو آہستہ فرج
مین داخل کرے تو بعد تھوڑی مدت کے نکالے پس اگر خون دایرہ دار روئی
کو لگا ہو تو وہ خون بکارت کا ہوگا اور اگر بغیر دایرہ کے لگا ہو تو حیض قرار دیا
جائیگا پس اگر حالت اشتباہ مین بغیر امتحان کے نماز پڑھے تو باطل ہے اور اگر خون
حیض مشتبہ ہو جاوے خون قروح سے تو عورت پشت پر لیٹے اور پیرون کو بلند
کرے اور بیچ کی انگلی کو فرج مین داخل کرے پس اگر خون داہنی طرف سے آیا ہو
تو خون قروح ہے اور اگر بائین طرف سے آیا ہو تو حیض ہوگا پس اگر اس مین بھی
بغیر امتحان کے نماز پڑھے تو باطل ہے اور اگر خون حیض مشتبہ ہو جاوی نفاس

سے تو اس مدت کو حیض قرار دیا جاویگا اگرچہ ایام عادت مین نہو اصل اجتماع
حیض اور حمل مین اختلاف ہی بنا بر قول میرزا مدظلہ حیض ساتھ حمل کے جمع ہوسکتا
ہے **فصل** بیان ہوتی ہے استحاضہ مین اور وہ خون ہی جو خارج ہوتا ہے
عورتون سے اور رنگ اس کا زرد ہوتا ہے اور سرد اور پتلا اور بغیر تندی
اور تیزی کے خارج ہوتا ہے اور یہ تین قسم پر ہے **اول** قلیلہ وہ خون ہی جو روئی
کو لگے لیکن اندر کی طرف سرایت نکرے اور حکم اسکا یہ ہی کہ واسطے ہر نماز کے
وضو کرے غسل کا کرنا لازم نہین ہی **دوم** متوسطہ وہ ہے کہ خون اندر روئی
کے سرایت کرے ولیکن دوسری طرف کو ظاہر نہو اور حکم اسکا یہ ہی کہ واسطے
ہر نماز کے وضو کرے اور قبل نماز صبح کے خون روئی کو لگا ہو تو غسل کرکے
نماز پڑھے اور اگر قبل نماز صبح کے لتہ پاک ہو تو غسل کرنا لازم نہوگا **سوم**
کثیرہ وہ ہی کہ خون روئی سے دوسری طرف کو ظاہر ہو اور حکم اس کا یہ ہی
کہ واسطے ہر نماز کے وضو اور غسل کرے یعنی ایک وضو اور ایک غسل سے نماز
صبح کی پڑھے اور دو وضو اور ایک غسل واسطے نماز ظہر اور عصر کے اور دو
وضو اور ایک غسل واسطے مغرب اور عشا کے کرے **تنبیہ** عورت مستحاضہ
پر واجب ہے وقت پڑھنے نماز کے اعتبار کرنا اسطرح سے کہ روئی کو فرج مین
داخل کرے اور بعد تھوڑی مدت کے نکالے پس جو قسم خون کا ہو ویسا ہی
عمل کرے اور اگر لتہ نجس ہو تو بدل کرے اور اگر فرج ناپاک ہو تو پانی سے
پاک کرے بعد غسل کرنیکے جلدی نماز کو پڑھے اگر حالت غسل مین حدث اصغر
مانند بول یا غائط کے واقع ہو تو غسل کو تمام کرکے اعادہ غسل کا لازم ہوگا **فصل**
بیان ہوتی ہے نفاس مین نفاس وہ خون ہی کہ عورتون کو وقت ولادت کے
اور بعد ولادت کے آتا ہے خواہ بچہ تمام متولد ہو یا سقط ہو کر نکلے اور یہ خون دس

دس روز کے اندر ظاہر ہوتا ہے پس اگر بعد گذرنے عشرہ کے ظاہر ہو تو وہ
نفاس نہوگا اور اگر بعد ولادت کے خون نہ دیکھے تو پاس اس امید کے نفاس ہی نہین
ہی اور اکثر نفاس کا دس روز ہے اور اقل اسکا محدود نہین ہی ممکن ہی کہ ایک دقیقہ
بھی آوے اما صاحب عادت مستقرہ عادت اپنی کو نفاس قرار دیوے اما غیر
صاحب عادت اگر خون اس کا دس سے تجاوز کرے تو عشرہ کو نفاس ہی قرار دیوے
اور عمل مستحاضہ بھی کرے اور زائد کو استحاضہ اور اگر کمتر دس روز سے آوے
تو ایام رویت کو نفاس قرار دیوی اور یہ حکم اسوقت ہی جبکہ خون اس مدت مین
برابر یا اول اور آخر دیکھے پس اگر بعضے دنون مین خون کو دیکھا تو انہی دونون
کو نفاس قرار دیویگی **تنبیہ** جو کچھ کہ حائض پر واجب اور حرام اور مستحب
اور مکروہ کا حکم ہی ویسا ہی نفسا کا حکم ہی ہوگا **فصل** بیان ہوتی ہی غسل مس
میت مین وہ مس کرنا ہے میت کو بعد سرد ہونے اور قبل غسل ثلاثہ کی پس
ایسی حالت مین مس کرنیوالے پر غسل واجب ہی اور اگر مس کیا جاوی کسی
عضو کو جو قطع ہوا ہو زندہ یا مردہ سے یا مس کیا جاوے کسی استخوان بے گوشت
کو تو موجب غسل کا ہوتا ہے **اما** اگر دانت اور ناخن اور جس چیز بے روح
کو مانند بال وغیرہ کے مس کیا جاوے تو موجب غسل کا نہوگا **فصل** بیان
ہوتی ہی کیفیت غسل میت مین اور وہ تین غسل ہین بعد دور کرنے نجاست کی
پہلے نیت کر کے ساتھ سدر کے غسل دیوی پھر ساتھ کافور کے پھر ساتھ آب خالص
کے پس اگر برخلاف ترتیب مذکور کے کیا جاوی تو غسل صحیح نہوگا اور میت کو غسل
دیا جاویگا ساتھ ترتیب کے نہ ساتھ ارتماس کے اور اگر سدر اور کافور ممکن نہو سکے
تو تین غسل ساتھ آب خالص کے بہ نیت ہر ایک کے ان مین سے دیوے اور اگر
پانی موجود نہو سکے یا یہ کہ استعمال پانی کا ممکن نہو مانند اس کے کہ میت

نفاس کا مختصر بیان ۱۲

غسل میت اور مس میت کا مختصر بیان ۱۲

جلی ہو تو دونوں حالتوں مین ایک تیمم بقصد قربت دیوے اور واجب ہی غیر میت پر
کہ اپنے ہاتھوں سے تیمم میت کو دیوے مکتبہ سینہ زندہ یا مردہ ہی اگر جدا ہووے تو
وہ حکم میت مین ہی غسل اور کفن اور نماز جنازہ اور باقی لوازمات مین اما اگر بچہ
پیٹ میں چہار مہینے کا ہو کر ساقط ہو جاوے یا کوئی عضو استخوان دار ہو تو بغیر نماز
جنازہ کے اور تمام حکموں مین ساتھ میت کے شریک ہے اور اگر چہار مہینوں سے کمتر
ساقط ہو جاوے تو واجب ہی اسکو کسی کپڑے مین لپیٹ کر دفن کرنا **فصل بیان**
ہوتی ہی کفن میت مین اور کفن مین واجب تین پارچہ ہین ایک پیراہن کہ دامن اسکا
مین قدم تک پہنچے شرط ہے لنگ مین کہ سینہ سے قدم تک پہنچا جاوے اور چادر
درازی مین اسی قدر ہو کہ دونو طرف سے گرہ دیجاوے اور عرض مین ایک
طرف کا دوسری طرف پر آنا ممکن ہو اور اگر یہ بھی ممکن نہو پس بقدر امکان
ممکن ہے کفن ڈالے اگر فقط عورتین میت کی چھپانا ممکن ہو اور بغیر اسکو کچھ
ممکن نہ رکھتا ہو تو اس وقت مین اتنا ہی کفایت کرتا ہی اور واجب ہی نکالنا
کفن کا اصل مال میت سے اگرچہ میت مدیون بھی ہو مگر عورت کا کفن اوپر شوہر
کے ہے اگرچہ عورت مالدار بھی ہو اور جائز نہین مغصوب اور نجس ہونا کفن کا اور
اسی طرح سے جائز نہین ہی کفن کرنا میت کو حریر محض اور کسی حیوان کے
چمڑے مین اگرچہ حیوان ماکول اللحم بھی ہو اور جائز نہین ہے کفن کرنا اس
کپڑے مین جو بالون سے بنایا گیا ہو مکتبہ واجب ہی بعد غسل دینے کے
حنوط یعنی مسح کرنا سات موضع سجود کو کہ وہ پیشانی اور دو کف دست اور دو
گھٹنے اور دو پیرون کے انگوٹھے ہین ساتھ کافور کے اور اگر میت محرم ہو تو جائز
نہین ہی حنوط کرنا اس کو اور نہ غسل دینا اس کو ساتھ کافور کے بلکہ کسی
قسم کی بوئی خوش نزدیک اسکے لیجانا جائز نہین ہے **فصل بیان ہی**

ہے نماز میت میں اور وہ پانچ تکبیرین ہیں پہلے تکبیرۃ الاحرام کے بعد اس کے اشہد
ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ کہے پھر تکبیر کہکر اللہم
صل علی محمد و آل محمد کہے اور پھر تکبیر کہکر اللہم اغفر للمومنین والمومنات
پھر تکبیر کہکر اگر میت مرد ہو تو اللہم اغفر لھذا المیت کہے اور اگر میت عورت
ہو تو اللہم اغفر لھذہ المیت کہکر تکبیر پانچوین کہے کفایت کرتا ہے اور اگر میت
صغیر ہو تو بعد چوتھی تکبیر کے کہے اللہم اجعلہ لابویہ ولنا سلفا و فرطا و اجرا
اور اگر میت مستضعف ہوئے تو بعد چوتھی تکبیر کے کہے اللہم اغفر للذین تابوا
واتبعوا سبیلک و قہم عذاب الجحیم اور واجب ہے نماز میت میں نیت اور
تکبیرۃ الاحرام اور قیام اور رو بقبلہ اگر ممکن ہو اور واجب ہے رکھنا سر میت کا
داہنی طرف امام کے اور منفرد کا بھی یہی حکم ہے پس اگر بر خلاف حکم مذکور کے عمدا یا سہوا
یا جہلا کرے تو نماز باطل ہے تجنب کر نماز میت واجب کفائی ہے لیکن شرط
صحت نماز یہ ہے کہ نماز گذار شیعہ اثنا عشری ہو لیکن نماز بھی بغیر اذن ولی
میت کے واقع ہو بشرط امکان اور اگر ولی نہ رکھتا ہو یا یہ کہ ولی اذن نماز نہ دیتا
ہو اس وقت حاکم شرع مقدم تمام مومنین سے ہے اور اما وہ میت جس پر پڑھنا
نماز کا واجب ہے شیعہ اثنا عشری ہو پس اگر میت مخالف مذہب ہو تو بعد چوتھی
تکبیر کے اس کو لعن کرے باقی کفار خواہ مرتد فطری یا ذمی اہل کتاب یا غیر کتاب
پر نماز پڑھنا جائز نہیں ہے

فصل بیان ہو لی دفن میت میں اور وہ مخفی کرنا
بدن میت کا ہے نیچے خاک کے اس طرح سے کہ بدن اس کا محفوظ رہے درندو
سے اور بو اس کی خاک سے باہر نہ آسکے اور واجب ہے لٹانا میت کا قبر میں داہنی
طرف اس طرح سے کہ صورت میت کی طرف قبلے کے ہووی اور یہ حکم ہے اس میت کا
جو کشتی میں نہو پس جو میت کشتی میں ہو اور دفن کرنا اسکا زمین میں ممکن ہو

[illegible]

تو دفن کرے اور اگر ممکن نہو دفن کرنا تو کچھ سنگینی باندھ کر اُس کو دریا مین ڈالین اور یا یہ کہ ایک مٹکے مین رکھکر دریا مین ڈالین اور اگر میت عورت کافرہ ہو اور حاملہ ہو طفل مومن سے اور وہ طفل بھی ذی روح ہو تو عورت کو قبر مین پشت قبلہ رکھین تا کہ مُنہ بچے کا طرف قبلہ کے ہو **تنبیہ** حرام ہے نبش یعنی بعد دفن کے عمدًا کھودنا قبر کو اور اِسی طرح سے حرام ہے نقل کرنا میت کو ایک شہر سے طرف دوسرے شہر کے بغیر مشاہد انبیا اور آئمہ علیہم السلام کے

باب بیان ہوتا ہی تیمم مین اور اسمین تین فصلین ہین **فصل** بیان اُن کا ہے اسباب تیمم مین (۱) نہ ہونا اتنے پانیکا ہے جس سے طہارت کر سکے اور اگر اِس قدر پانی ہو کہ فقط رفع نجاست کر سکے اور وہ نجاست معفو بھی نہ ہو اور جس پر تیمم کرنا جائز ہے وہ بھی موجود ہو تو رفع نجاست کر کے تیمم کرے وگرنہ طہارت کرے (۲) یہ کہ پانی موجود ہو لیکن بباعث کسی سبب کے ملنا پانی کا ممکن نہو تو تیمم کرے اور اگر خریدنا پانی کا ممکن ہو یا یہ کہ بغیر خریدنے کے اور کسی وجہ سے تحصیل کرنا ممکن ہو اگرچہ نہروں یا کنووں کا کھودنا ہو البتہ واجب ہے (۳) یہ کہ پانی موجود ہو لیکن استعمال اس کے سے خوف کسی ضرر کا ہو مانند حادث ہونا کسی مرض کا یا طول کھینچنا کسی مرض کا تو ایسی حالت مین بھی تیمم کرنا واجب ہوگا اما اگر حاصل ہونے ضرر پر مظنہ رکھتا ہو اگرچہ قول طبیب غیر عادل سے بھی مظنہ حاصل ہو تو کفایت کرتا ہے اما احتمال کی حالت مین جمع وضو اور تیمم مین کرے اور اگر استعمال آب سے خوف رکھتا ہو تشنگی کا یا تلف ہو جانے اپنے رفیق کا کہ ہونے اس کے کسی ضرر پہنچے یا تلف ہو جانے سواری کا کہ اس کے مرنے سے سفر مین ضرر پہنچے تو ایسی حالت مین تیمم کرنا واجب ہے اور اگر تحصیل آب سے ضرر پہنچے اور نابود ہونے پانی کا یقین رکھتا ہو اور وقت

بھی گنجایش رکھتا ہو اور زمین بھی پست و بلند اور سخت ہو تو دو تیر کی مسافت پر چار طرف کو جاوے اور اگر زمین پست و بلند اور سخت ہو تو ایک تیر کی مسافت کو چہار طرف پھرے **پس** اگر ایسی حالت میں طلب کرنا پانی کا ترک کرے اور وسعت وقت میں ساتھ تیمم کے نماز پڑھے تو باطل ہے اور تنگی وقت میں نماز پڑھنا مبطل نماز نہ ہوگا **تنبیہ** جب کہ احتمال رفع ہو جانے عذر کا ہو تو نماز آخر وقت میں پڑھے کیا مرد ہو یا عورت **فصل** بیان ہوتی ہے ان چیزوں میں جن پر کرنا تیمم کا جائز ہے پہلے خاک پس اگر خاک اور زمین اور سنگ ہو سکے تو ریل پر تیمم کرے اور بعد اس کے غبار مقدم ہے اور اگر وہ بھی ممکن نہ ہو تو گل پر تیمم کرے **اما** جب تک خاک میسر ہو غیر خاک پر تیمم کرنا جائز نہ ہوگا اور شرط صحت تیمم یہ ہے کہ خاک تیمم نجس اور غصبی اور مضاف نہو اور اسی طرح سے جائز نہیں ہے تیمم کرنا آٹا اور ہڑتال اور سرمہ اور خاکستر پر **اما** زمین شوردار پر تیمم کرنا مکروہ ہے **تنبیہ** اگر خاک قبر پاک ہو تیمم کرنا جائز ہے اور اسی طرح سے خاک سرخ اور سیاہ اور سفید میں فرق نہیں ہے بلکہ ہر قسم خاک پر تیمم کرنا جائز ہے **فصل** بیان ہوتی ہے مقارنات تیمم میں (۱) نیت پس اگر تیمم بدل وضو کے ہے یا غسل کے تو نیت میں معین کرے (۲) دونوں کفدست کو ایک دفعہ خاک پر مارے آہستہ سے خاک پر رکھنا مشکل ہے (۳) تمام پیشانی مع ابرو ناک تک مسح کرے (۴) ہر ایک پشت دست کو بند دست سے انگلیوں کے سر تک کفدست سے مسح کرے (۵) ترتیب اس طرح سے کہ پہلے پیشانی پھر مسح کرنا داہنے ہاتھ کو پھر مسح بائیں ہاتھ کو کرے اور یہ اس حالت میں ہے کہ تیمم ایک ضربتی ہو پس تیمم دو ضربتی میں پہلے ضربت سے فقط مسح پیشانی کرے اور دوسری ضربت میں مسح دونو ہاتھوں کا کرے (۶) موالات اس طرح سے کہ ایک عضو کو بعد دوسرے کے مسح کرے

ایضاً مقارنات تیمم کا مختصر بیان

(۷) یہ کہ نہ ہو خاک اور ماسح اور ممسوح مین کچھ حایل نہو (۸) یہ کہ تیمم قبل
داخل ہونے وقت فریضے کے نہو بلکہ تیمم آخر وقت مین کرنا چاہیے پس اگر تیمم کرکے
آخر وقت مین نماز پڑھے تو بھی تیمم سے دوسرے فریضہ کو ساتھ امید زایل ہونے عذر
کے آخر وقت مین ادا کر سکتا ہے اور اگر بعد تیمم اور قبل شروع کرنے نماز کے پانی
پیدا ہو جاوے اور استعمال اس پانی کا بھی ممکن ہو اور زمانہ بقدر استعمال پانی
کے گذر گیا ہو تو تیمم اسکا باطل ہے اما اگر نماز مین داخل ہو گیا ہو اور پانی پیدا
ہو جاوے اگرچہ استعمال آب سے ضرر بھی نہ پہنچے پس اگر رکوع تک پہنچا ہو تو
اُس نماز کو تمام کرکے اعادہ بھی کرے اور اگر رکوع مین ہو یا یہ کہ گذر گیا ہو تو اعادہ
کرنا لازم نہو گا اور اگر کوئی تیمم کرتا ہو بدل غسل کے اور اُس سے حدث اصغر ظاہر
ہو پس اگر پانی موجود ہو تو جمع وضو اور تیمم مین کرے اور اگر پانی مفقود ہو یا استعمال
اس کا باعث ضرر ہو پس ایک تیمم بدل وضو کے اور دوسرا بدل غسل کے
کرے تنبیہ واجب ہوتا ہے تیمم ساتھ نذر اور قسم اور عہد کے مرد اور عورت پر
اور اگر کوئی شخص جنب یا حائض یا نفسا ہو جاوے مسجد الحرام اور مسجد نبوی
مین تو واسطے خارج ہونے کے مسجد سے تیمم کرنا واجب ہو گا اور اسی طرح سے واجب
ہے تیمم کرنا واسطے جنب اور حائض اور نفسا کے اگر چاہے داخل ہونا مسجد الحرام
اور مسجد نبی مین اور واسطے توقف کرنے باقی مسجدون مین اور واسطے پڑھنے کسی
ایک سورہ عزایم مین سے باب بیان نجاست مین اس مین دو فصلین
ہین فصل پہلی ہوتی ہے اقسام نجاست مین اور وہ بارہ ہین (۱) بول (۲)
غائط ہر حیوان حرام گوشت اور اس حیوان کا جو صاحب نفس سائلہ ہو یعنی ذبح کے
وقت جس کا خون ساتھ تیزی اور قوت کے نکلے اور مراد حرام گوشت سے حیوان
غیر ماکول اللحم ہے خواہ انسان ہو یا حیوان دریائی ہو یا صحرائی خواہ چرندا ہو یا چرندا

[illegible]

حرمت اسکی اصلی ہو مانند سگ و خوک وغیرہ کے یا عارضی ہو جیسا جلال یعنی وہ حیوان
حلال گوشت کہ نجاست خوار ہو پس بغیر استبرا ایسے حیوان کے کھانا اس کا حرام ہے
اسیطرح وہ حیوان حلال گوشت جس نے شیر سگ یا خوک کا پیا ہو تو کھانا اس کا حرام ہے
اگرچہ استبرا بھی کیا جاوے اور اسی حکم میں داخل ہے وہ حیوان حلال گوشت جس کو
وطی کی جاوے فرج یا دبر میں (۳) منی اس حیوان کی جو صاحب نفس سائلہ ہو
اگرچہ حلال گوشت بھی ہو (۴) اگرچہ ماکول اللحم ہو اما بعد اس خون کے جو وقت ذبح
کے نکلتا ہے اگر خون اور کسی جگہ بدن میں سے نکلے پس وہ جگہ ان اعضا میں ہے
جنکا کھانا حرام ہے مانند تلی کے ہو تو نجس نہیں ہے اور اگر ہو تو احوط اجتناب ہے
اور اسیطرح سے نجس ہے وہ خون جو مشتبہ ساتھ خون طاہر کے ہو (۵) سگ صحرائی
نہ دریائی (۶) خوک صحرائی نہ دریائی وہ اسیطرح سے نجس ہے ہر ایک جز ان کے میں سے
اگرچہ حیات بھی ان میں داخل نہوئی ہو مانند ناخن اور بالوں وغیرہ کی (۷)
میتہ اس حیوان کا جو صاحب نفس سائلہ ہو اما میت آدمی کی پس وہ بعد سرد ہونے
اور قبل غسل دینے کے نجس ہے اور اسیطرح سے نجس ہے اجزا میتہ نجس کے کیا
حالت زندگی میں جدا ہوئی ہوں یا بعد مرنے کے اما وہ اجزا صغار جو انسان سے
جدا ہوتے ہیں مانند پوست لب وغیرہ کے خصوص جنکے جدا ہونے سے درد
ہوتی ہو تو ان سے اجتناب کرنا ضروری ہے (۸) کافر خواہ ملی ہو یا فطری خواہ
اہل کتاب ہوں یا غیر کتابی اور حکم کافر میں ہیں اجزا اعضا انکے کے اگرچہ ان
میں حیات داخل نہوئی ہو اور نجس ہیں اولاد کافر کی اگرچہ نابالغ بھی ہوں اما لباس
اور ظروف کفار کے جبتک علم اور یقین نجاست ان کی پر نہو پاک ہیں (۹) مسکر
اور ہر مسکر جو اصل میں جریان رکھتا ہو اگرچہ فعلاً خشک ہو اور آب انگور پس بعد
جوش کھانے اور قبل ثلثان ہونیکے نجس ہے (۱۰) فقاع وہ شراب ہے کہ

جو سے بنائی جاتی ہے (۱۱) عرق جنب حرام ہے خواہ عورت سے ہو یا مرد سے اور کیا جماع انسان سے ہو یا حیوان سے قبل مین ہو یا دبر مین (۱۲) عرق اس حیوان کا جو نجاست خوار ہو **تنبیہ** خون قروح اور جروح جب تک جاری رہے اور رفع کرنا اس کا مشقت رکھتا ہو تو معفو ہے اور اسیطرح سے معفو ہے غیر خون ثلاثہ یعنے حیض و نفاس اور استحاضہ بلکہ ہر خون غیر نجس العین دیگر ماکول اللحم جو کہ کم درہم بغلی سے ہو وہ بھی معفو ہے اور اسی طرح سے معفو ہے نجاست اس چیز کی جس مین تنہا نماز کا پڑھنا درست نہو

فصل بیان ہوتی ہے احکام نجاست مین

کیفیت تطہیر اشیاء نجسہ کا مختصر بیان

پس اگر جامہ یا بدن نجس ہو جاوے تو آب غیر جاری سے دو دفعہ دھونا واجب ہے اما آب کر اور جاری سے ایک دفعہ کفایت کرتا ہے ولیکن دو دفعہ اس مین بھی احوط ہے اما ظروف پس اگر نجس ہو جاویں ساتھ شراب کے یا یہ کہ کسی ظرف مین چوہا مر جاوے یا خوک یا کتا چاٹے یا پانی پیوے تو ان ظروف کو ایک دفعہ خاک سے دھو کر پھر سات دفعہ غوطہ دیوے اما وہ ظروف جو بغیر اُن کے اور کسی نجاست سے نجس ہو جاویں تو بعد دھونے عین نجاست کے تین دفعہ غوطہ دیوے اور اگر تطہیر کرنا جامہ کا بسبب کسی عذر کے ممکن نہو اور کوئی چیز بھی ساتر بغیر اس جامہ نجس کے نہو پس اگر برہنہ نماز کرنا باعث کسی ضرر کا نہو تو ایک دفعہ برہنہ اور ایک دفعہ اسی جامہ نجس مین ایک ہی عبادت کو کرے اور اگر برہنہ نماز پڑھنا ممکن نہو سکے تو اسی جامہ نجس مین ایک دفعہ نماز پڑھے بعد اعادہ اور قضا نہیں ہے اور اگر دو جامے رکھتا ہو اور ایک جامہ نجس مشتبہ ساتھ دوسری کے ہو جاوے اور بغیر اسکے اور کوئی لباس ممکن نہو سکے تو دونوں جامون مین نماز پڑھے اور اگر نجاست جامہ یا بدن پر علم نرکھتا ہو اور نماز پڑھے اس حالت مین تو بعد حاصل ہونے علم کے اگر وقت باقی ہو تو نماز کو اعادہ کرے وگرنہ قضا کرنا واجب نہوگا اور اگر تنگی وقت مین نجاست پر علم حاصل ہو نماز کو تمام کرے اور اعادہ لازم نہوگا اور اگر ایسی حالت مین وقت تنگ سمجھکر نماز پڑھے اور

بعد خلاف اسکے معلوم ہوا یعنی وقت باقی ہے تو نماز کا اعادہ کرنا لازم ہوگا اور یہی حکم ہے واسطے اس شخص کے جو سہو کرے دور و زائل کرنا نجاست کا جامہ یا بدن سے ۔

تنبیہ جو اشیا کہ قابل فشار ہیں فشار دینا اُن کو واجب ہے کیا آب جاری ہو یا استادہ خواہ کم ہو یا زیادہ

باب
بیان ہوتا ہے مطہرات ہیں اور اس میں ایک فصل ہے

فصل
بیان ہوتی ہے اقسام مطہرات ہیں اور وہ ۱۳ قسم ہیں (۱) آب اور وہ دو قسم پر ہے مطلق اور مضاف اور مضاف رفع نہیں کرتا ہے حدث اور جنبت کو اور نجس ہو جاتا ہے ساتھ ملاقات کرنے نجاست کے اگرچہ بقدر کُر کے ہو اما آب مطلق پس وہ رفع کرتا ہے نجاست کو مگر یہ کہ قابلیت رفع ہونے نجاست کی رکھتا ہو مانند غلیظ کے اما پانی اگر کمتر کُر سے ہو تو وقت ملاقات کرنی نجاست کے نجس ہو جاتا ہے اور اگر کُر یا زیادہ کُر سے ہو تو نجس نہیں ہوتا ہے مگر ساتھ تغیر پانی رنگ یا مزہ یا بو کے (۲) آفتاب اور یہ زمین اور بوریا اور در اور دیوار او سقف اور حجرہ او پتھر اور ستون اور مانند اُن کے اُن چیزون میں سے جو نقل ایک جگہ سے دوسری جگہ کو نہ کی جاوین مانند درخت اور میوہ اور علف کے جبتک کہ اپنی جگہ پر قایم ہون ان نجاستون سے جو بغیر جرم کے ہون مانند بول کے بشرط خشک کرنے کے پاک کرتا ہے (۳) زمین اور یہ قدم اور نعلین کو پاک کرتی ہے بشرط بعد رفع ہونے عین نجاست کے پندرہ ذراع چلے اما تہ عصا اور تہ نیزہ اور زائدے زمین گیر وغیرہ کی طہارت زمین سے مشکل ہے (۴) استحالہ اور وہ بدل ہونا ہے کسی شے کا ایک حالت سے دوسری حالت پر مانند چوب نجس جبکہ جلکر خاکستر ہو جاوے اما ذغال چوب نجس سے احوط اجتناب ہے (۵) مطہرات مین سے انتقال ہے اور وہ نقل ہونا کسی شے کا ہے ایک جگہ سے دوسری جگہ کو مانند خون بدن انسان سے پسو کے بدن مین نقل ہو جاوے تو پاک ہو جاتا ہے (۶) انقلاب بھی اسی حکم مین داخل ہے اور وہ منقلب و بدل ہونا شے کا ہے ایک صفت سے دوسری صفت پر مانند شراب کے اگر سرکا ہو جاوے تو پاک ہو جاتا ہے (۷) اسلام اور

مختصر بیان مطہرات

یہ کافر کو پاک کرتا ہے اما اسباب اور ظروف اور لباس جو حالت کفر مین استعمال
رطوبت یا عرق سے اُن کے نجس ہوئے ستھے نجس ہین اما اطفال نا بالغ اگر والدین
اس کے اسلام لاوین تو یہ پاک ہوجاتے ہین (۸) نقص اور یہ خشک ہونا دو ثلث آب
انگور کا ہے بعد جوش کھانے کے ساتھ آگ کے خشک ہوا اما جو آفتاب اور ہوا سے
خشک ہوا ہو اسمین اشکال ہے (۹) استبرا یہ کہ بعد منی کے بول کرے اور بعد بول کے
ساتھ دو انگلیون کے حضیون سے حشفہ تک ساتھ کھانسی کے تین مرتبہ کھینچے پس
اگر بعد استبرا کے رطوبت مشتبہ ساتھ منی یا ساتھ بول کے ظاہر ہو تو پاک ہی (۱۰)
جدا ہونا غسالہ کا پاک کرتا ہے محل مغسول کو (۱۱) دور اور زائل ہونا نجاست کا
بدن حیوان سے اور اسیطرح سے پاک کرتا ہے دور اور زائل ہونا نجاست کا
باطن مُنہ اور ناک اور کان سے مسلمان نماز گذار کے ہو اما وہ غذا جو دانتون مین
نجس ہو جاوے اس سے احوط اجتناب ہی (۱۲) نکلنا خون کا محل ذبح یا محل
نحر سے پاک کرتا ہی باقی اس خون کو جو غیر عضو حرام مین مانند تلی کے رہا ہو۔
(۱۳) غایب ہونا اور مراد اس سے یہ ہے کہ اگر بدن یا لباس کسی مسلم کا نجس ہو اور
وہ شخص علم نجاست پر رکھتا ہو اور احتمال تطہیر کا بھی حاصل ہو اور وہ شخص
فعل مشروط بطہارت کو بھی بجالاتا ہو تو غائب ہونا اس کا مطہر بدن و لباس
کا ہوگا **تنبیہ** آلت پاک کرنے کا بغیر سونے اور چاندی اور پوست میتہ کے
ہونا چاہئے اس واسطے کہ استعمال کرنا ظروف طلا اور نقرہ کا حرام ہے لیکن حالت
تطہیر مین بیچ اُن ظروف کے وضو اور غسل کو جمع ساتھ تیمم کے کرے اما لوله
دعا اگر نقرہ کا ہو تو جایز ہے ولیکن سوا اس کے او چیزین مانند سر قلیان یا سرمہ
دان یا نے حقہ کی یا قوطی واسطے افیون یا سجدہ کے طلا سے ہو یا نقرہ سے اس
مین اشکال ہے اور اسیطرح وہ ظروف جو خالص نقرہ اور طلا سے نہ ہو بلکہ یہ کہ کسی ظرف

مین خط نقرہ اور طلا رہو یا پیشر مین سونے اور چاندی کی اسمین نصب کی جاوین
یا ساتھ آب طلا کے ملمع کیا جاوے تو اس سے احوط اجتناب ہے **اما** حواشی
قرآن یا کتاب کے جدول کھینچنا نقرہ اور طلا سے یا لکھنا آب طلا سے جائز ہی
اور اسی طرح سے جائز ہے زینت دینا شاہد مشرفہ کو طلا اور نقرہ سے ولیکن در
اور دیوار اور سقف وغیرہ گھر کے طلا اور نقرہ کرنا جائز نہین ہے **کتاب الصلوٰۃ**
اور اسمین دو باب ہین **باب** پہلا بیان ہوتا ہی مقدمات نماز مین اور اسمین چار
فصلین ہین **فصل** پہلی بیان ہوتی ہے عدد نماز مین اور وہ سات قسم پر ہین
(۱) نماز یومیہ (۲) نماز جمعہ (۳) نماز عیدین (۴) نماز آیات (۵) نماز
طواف (۶) وہ نماز جو امر خارج سے واجب ہو جاتی ہی مانند نماز نذر یا عہد
یا قسم یا استیجار یا احتیاط کے (۷) نماز میت **اما** نماز یومیہ پانچ ہین (۱) نماز
صبح اور یہ دو رکعت ہین اور وقت اسکا اول صبح صادق سے طلوع آفتاب
تک ہی (۲) نماز ظہر (۳) نماز عصر یہ دونون چہار رکعتی حضر مین ہیں اور وقت
ان کا ابتداء ظہر سے غروب آفتاب تک ہی (۴) نماز مغرب اور یہ تین رکعتین ہین
(۵) نماز عشا اور یہ چہار رکعتی حضر مین ہے اور وقت اسکا اول مغرب سے نصف
شب تک ہے تنبیہ پس اگر ان وقتون سے نماز کو مقدم یا تاخیر کرے تو باطل
ہے اور اگر قبل داخل ہونے وقت کے نماز پڑھے تو جائز نہین ہے عمداً ہو یا سہواً
یا جہلاً اما اگر علم کا حاصل کرنا وقت کے داخل ہونے پر ممکن ہو تو مظنہ ایسی حالت
مین کفایت نہین کرتا ہے اور اگر علم کا حاصل کرنا ممکن نہ ہو تو مظنہ سے نماز
پڑھنی جائز ہے اور اگر خلاف مظنہ ظاہر ہو پس اگر بعد تمام ہونے نماز کی وقت داخل
ہوا ہو تو نماز کو اعادہ کرے اور اگر وقت نماز مین داخل ہوا ہو اگرچہ فقط سلام ہی
سے پہلے ہوا اعادہ کرنا لازم نہوگا **فصل** بیان ہوتی ہی قبلہ مین اور مراد قبلہ سے

نمازہائے واجبہ کی تفصیل کا بیان

قبلہ اور کعبہ
کعبہ ہے واسطے اوس شخص کے جو مسجد الحرام مین ہو یا شہر اسکے مین اما جو کہ خارج
اور دور ہین اس سے تو سمت کعبہ کا قبلہ واسطے ان کے ہے اور ہر نماز مین مُنہ
کرنا طرف قبلہ کے واجب اور شرط صحت نماز ہے خواہ تمام نماز پڑہے یا بعض نماز
مانند سجدہ سہو کے اور اسی طرح سے واجب ہے مُنہ کرنا مریض کا طرف قبلہ
کے وقت احتضار اور وقت دفن کرنے میت کے اور وقت ذبح کرنے حیوان
کے اما جبکہ حاصل کرنا علم کا قبلہ پر ممکن نہو تو مظنہ کفایت کرتا ہے اگرچہ بقول فاسق
اور کافر کے بھی ہو اور اگر مظنہ بھی ممکن نہو اور وقت وسعت رکھتا ہو تو طرف
چاروں جہتوں کے نماز پڑہے اور اگر وقت تنگ ہو تو جتنے طرف ممکن ہو ہر ایک
نماز پڑہے اور اگر کوئی شخص ساتھ مظنہ کے نماز پڑہے بعد ظاہر کہ برخلاف قبلہ کے
نماز پڑہی ہے پس اگر وقت باقی ہو تو اعادہ کرے اور اگر وقت گذر گیا ہو تو قضا
کرے تتبیہ اگر نماز مین ظاہر ہو کہ روئے بقبلہ نہین ہے پس اگر بہت سا انحراف
واقع نہوا ہو تو اسی حالت مین طرف قبلہ کے پھرے اور اگر داہنے یا بائین طرف
واقع ہوا ہو تو اعادہ کرے نماز گذار کے مکان اور سجدہ گاہ کا بیان ۱۲ فصل بیان ہوتی ہے مکان نماز گذار مین اور شرط اس
مین یہ ہے کہ غصبی و نجس بنجاست متعدی سے نہو اور جایز ہے نماز پڑہنی گھر
مین اقاربون پدری اور مادری کے بغیر اذن ان کے اگرچہ شک اُن کی رضا
مین رکھتا ہو اما اگر راضی نہونے پر اُن کے مظنہ رکھتا ہو تو اس حالت مین نماز
پڑہنی ان کے مکان مین جایز نہوگی اور واجب ہے پاک ہونا موضع سجدہ
کا پس اگر کوئی سجدہ کرے نجس جگہ پر اور علم نجاست پر اس کے نرکھتا ہو تو
اعادہ اور قضا نہین ہے اما اگر فراموشی سے نجس جگہ پر سجدہ کرے تو احوط اعادہ
کرنا اس نماز کا ہوگا اور شرط ہے سجدہ گاہ مین یہ کہ زمین ہو یا وہ چیز جو زمین
سے اُگے بشرطیکہ کھائی اور پہنی نجاوے پس غیر زمین مانند کرک اور حریر اور

بال وغیرہ کے اور مانند معادن کے خواہ طلا ہو یا نقرہ عقیق ہو یا زبرجد یا مانند ان
کے کسی ایک پر سجدہ کرنا جائز نہیں ہے اور یہی حکم ہے گل کا بھی اما سہواً یا خطاءً
اگر کسی ایک پر اشیاء مذکورہ میں سے سجدہ واقع ہو پس اگر ممکن ہے کھینچنا پیشانی
کا اس چیز پر کہ صحیح ہے سجدہ کرنا اوپر اس کے بشرطیکہ دو سجدے حساب نہوں
تو البتہ پیشانی کو طرف اس چیز کے کھینچے اور ذکر کو اعادہ کرے اور اگر ممکن نہو سکے
تو سجدہ اس کا صحیح ہے اور اعادہ اس کا واجب نہیں ہے تنبیہ جن چیزوں پر
جائز نہیں ہے سجدہ کرنا اگر کاغذ ان چیزوں سے بنتا ہو تو سجدہ کرنے سے اولیٰ اجتناب
ہے اور اگر درمیان نماز کے کسی سبب سے مہر مفقود ہو جاوے پس اگر وقت وسعت
رکھتا ہو تو نماز باطل ہے اما تنگی وقت کی حالت میں پشت دست پر سجدہ کرے صحیح ہے

فصل بیان ہوتی ہے لباس نماز گذار میں اور شرط صحت نماز ہے مخفی رکھنا
عورتین کا واسطے مرد کے اور تمام بدن کا بغیر منہ اور دو کف دست اور ظاہر قدم میں
کے واسطے عورت کے اور واجب اور شرط صحت ہے لباس میں یہ کہ نجس اور غصبی
نہ ہو اور اسی طرح سے شرط ہے بدن نماز گذار کا پاک ہو اور اگر غصبیت لباس پر علم
نہ رکھتا ہو اور یا یہ کہ بھول گیا ہو غصبیت لباس کو اور اس میں نماز پڑھے تو نماز
اس کی صحیح ہے اور جائز ہے نماز کا پڑھنا اس لباس میں جو بغیر پوست حرام گوشت
کے ہو اما حریر محض پس واسطے مرد کے پہننا اس کا نماز اور غیر نماز میں حرام ہے مگر حالت
ضرورت میں نماز بھی صحیح ہو سکتی ہے و لیکن فرش اور زین حریر کا استعمال کرنا
جائز ہے اما سنجاف حریر کا اگر کمتر چار انگلیوں سے ہو تو جائز ہے اور اسی طرح جائز
ہے استعمال کرنا دستمال ابریشم کا واسطے مرد اور عورت کے نماز اور غیر نماز میں قطعاً
اما جائز نہیں ہے واسطے مرد کے استعمال کرنا لباس طلا باف کا اور اسی طرح
سے حرام ہے واسطے مرد کے پہننا کسی ایک کا زیورات طلا میں سے اگرچہ مانند

گوشوارہ یا انگشتری کے سوا حمل کرنا حالت نماز مین مبطل نماز نہوگا **تنبیہ**
جائز نہین ہے نماز پڑھنی کسی ایک مین کلاہ اور بند زیر جامہ اور جوراب مین سے
تنہا اور اگر شک کیا جاوے پوست ماکول اللحم اور غیر ماکول اللحم مین تو اس مین بھی
جائز نہین ہے نماز پڑھنا اور اگر فراموشی سے یا نادانستگی سے نماز پڑھے تو نماز
کو بنیت قربت اعادہ کرے **باب مقارنات نماز** اور اسمین دس فصلین ہین
فصل پہلی بیان ہوتی ہے اذان اور اقامت مین اما اذان پس پہلے چار مرتبہ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ پھر دو مرتبہ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پھر دو مرتبہ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ
اللّٰہِ پھر دو مرتبہ اَشْہَدُ اَنَّ عَلِیّاً وَّلِیُّ اللّٰہِ اما بقصد جزئیت نہ پڑھے پھر دو مرتبہ
حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ پھر دو مرتبہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پھر دو مرتبہ حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ
پھر دو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پھر دو مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے اما اقامہ پس اول اسکے نیز
دو مرتبہ تکبیر کہے اور بعد حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ کے دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کہہ کر آخر مین
اسکے ایک مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے باقی اور ذکر وہی ہین مانند اذان کے کہے اور یہ
دونون مستحب ہین نماز پنجگانہ مین اما اگر نماز عیدین اور نماز جمعہ اور نماز آیات اور نماز
طلب باران اور نماز میت ساتھ جماعت کے پڑھی جاوے تو تین دفعہ الصلوٰۃ کہے و
اگر کوئی ساتھ ارادہ نماز جماعت کے مسجد مین وارد ہو اگرچہ امام جماعت سے فارغ بھی
ہوا ہو اگرچہ جماعت مین ایک ہی نفر باقی ہو تو اذان اور اقامہ اس شخص سے ساقط
ہوگا **فصل دوسری** بیان ہوتی ہے نیت مین اور وہ ارادہ قلبی ہے جو باعث ہوتا
ہے واسطے کرنے کسی فعل کے اور کہنا اس کا زبان سے حاجت نہین ہے لیکن شرط
اس کی یہ ہے کہ جانتا ہو وجوب یا استحباب اور ادا یا قضا و اتمام یا قصر وغیرہ کو اور ہونا
قصد قربت کا ضرور ہے اور جگہ نیت کی بعد قیام اور قبل تکبیرۃ الاحرام کے ہے پس اگر
ترک کرے نیت کو عمداً یا سہواً یا جہلاً تو نماز باطل ہے اما اگر غافل ہو نیت سے حالت

[illegible]

قیام کی شرائط

نماز مین باعث باطل ہونے نماز کا ہوگا فصل بیان ہوتی ہے قیام مین اور یہ
کھڑا رہنا ہے نماز واجب مین اور تکبیرۃ الاحرام اور حالت قرأت مین اطمینان مین شرط
صحت ہی اور قیام متصل برکوع یعنی آخر جز قیام کے جو نزدیک رکوع کے ہی واجب
اور رکن ہی اور مراد رکن سے وہ جز ہے کہ ترک کرنا اس کا عمداً اور سہواً باعث بطلان
نماز کا ہو اور مندوبات مین مستحب ہے اور مراد قیام سے یہ ہے کہ عرفاً اس کو قیام گنا جاوے
پس اگر قیام سی عاجز ہو بعضے اجزا نماز مین تو جتنا ممکن ہو بجالاوے اور اگر کچھ
بھی قیام ممکن نہو تو بیٹھکر نماز پڑھے اور اگر قعود بھی ممکن نہو تو داہنی طرف سو کر
نماز پڑھے اور اگر اسطرح سے بھی عاجز ہو تو بائین طرف سو کر نماز پڑھے اور اگر اس
طرح سے بھی عاجز ہو جاوے تو پشت پر لیٹ کر نماز پڑھے اور اگر یہ بھی ممکن نہو
تو اشارہ سے نماز پڑھے اور اگر حالت موجودہ سے حالت سابق پر قدرت حاصل
ہو جاوے تو البتہ اس حالت کو اختیار کرے مانند اسکے کہ اگر پشت پر سو کر نماز پڑھتا
ہو اور بائین یا داہنی طرف پر قدرت پیدا کرے تو البتہ عدول کرنا طرف اس حالت
کے واجب ہوگا اسی طرح سے اگر مثلاً سونے سے قعود پر قدرت حاصل ہو جاوی
یا قعود سے قیام پر قدرت حاصل کرے تو البتہ اسی حالت کو اختیار کرے اور حالت
عجز مین اگر قیام کرنا دیوار سے ممکن ہو تو مقدم اور حالتون سی رکھے اور یہ حکم سوقت
ہے کہ مقیم قیام سے عاجز ہو جاوی اثنا غیر حالت عجز مین جائز نہین ہے تکیہ
کرنا کسی چیز سے اور اگر عمداً یا سہواً قیام بقاعدہ بجا نہ لاوے تو نماز باطل ہے

تنبیہ جو شخص کہ قیام سے عذر رکھتا ہو واجب ہی اس پر یہ کہ اگر امید رفع ہونے
عذر کی رکھتا ہو تو نماز کو آخر وقت مین پڑھے **فصل** بیان ہوتی ہے تکبیرۃ الاحرام
مین اور یہ رکن نماز مین ہے پس اگر عمداً یا سہواً یا جہلاً کسی طرح سے خلل اسمین
واقع ہو تو نماز باطل ہے اور مراد اس سے یہ ہے کہ کہے اللہ اکبر پس اگر برعکس

یعنے اکبرُ اللہ یا بغیر عربی کے کسی اور زبان مین ترجمہ اسکا کہے تو نماز باطل ہے
اما گنگا پس جسقدر کہ ممکن ہوسکے اس کو تلفظ کرنا واجب ہی اور اگر کچھ بھی نکہ
سکے تو دل مین گذارے اور زبان کو بھی حرکت دیوے اور انگلی سے اشارہ
کرے **تنبیہ** اگر ماموم چاہے رکوع مین ساتھ جماعت کے ملحق ہونا تو ایک
تکبیرۃ الاحرام کہکر دوسری تکبیر واسطے رکوع کے کہے تو پھر رکوع مین جاوے

فصل بیان ہوتی ہے قرائت مین اور یہ واجب اور شرط صحت نماز واجب مین ہے
اما نماز سنت مین شرط صحت نماز ہے اور واجب قرائت مین یہ ہے کہ پہلے بسم اللہ
کہکر حمد اور سورہ کو پڑہے اور حروف کو مخارج سے ادا کرے اور موالات اور ترتیب
حروف اور کلمات اور آیات مین بجا لاوے پس اگر کسی کلمہ مین خلل واقع ہو تو ہی
کلمہ کو اعادہ کرے اعادہ کرنا ماقبل کلمہ کا لازم نہوگا اور اگر جزو کلمہ مین خلل واقع ہو
تو اسی جزو کا اعادہ کرنا کفایت نہین کرتا ہے بلکہ تمام کلمہ کو اعادہ کرے اور اسی
طرح سے واجب ہی مراعات کرنا حرکات بنائی اور اعرابی مین اگر وقف نپڑھے اما
پڑھنا حمد اور سورہ کا واجب ہی پہلی اور دوسری رکعت ہر نماز مین واسطے امام
اور منفرد کے ماموم اگر آواز امام کی سنتا ہو تو استماع قرائت کا واجب ہی اور اگر
آواز وہان تک نپہنچے تو آہستہ قرائت پڑھے اور واجب ہی بلند پڑھنا قرائت کا
امام اور منفرد کو نماز صبح اور پہلے دو دو رکعت مغرب اور عشا مین اما ظہر اور عصر
مین آہستہ پڑھنا فرض ہے اور باقی دو رکعتون آخر مین سُبحانَ اللہِ والحمدُ
للہِ ولا الٰہ الا اللہُ واللہُ اکبر تین دفعہ آہستہ پڑھے اور آخر مین استغفر کرکے
پڑھنا استغفار کا احوط ہے پس اگر مقام جہر مین آہستہ پڑھے یا مقام اخفات مین
بلند پڑھے عمداً اور علماً تو نماز باطل ہے اور اگر سہواً یا جہلاً پڑھے تو نماز اسکی صحیح ہے
اما عورت پس اگر کوئی نامحرم آواز اسکی نہ سنے تو جن جگون مین واسطے مرد کے

جہر اور اخفات کا مختصر بیان

سجود سہو کے احکام کا مختصر بیان

بلند پڑھنا واجب ہے عورت کا بھی وہی حکم ہے اور جہان کوئی نامحرم ہو تو احوط عدم ترک ہے اور واجب ہے آہستہ پڑھنا قرائت کا ماموم کو جبکہ ملحق ہو ساتھ جماعت کے اور امام پہلی رکعت سے گذر گیا ہو **تنبیہ** اگر کوئی شخص حمد اور سورہ اس کا درست نہو درست کرنا اس پر واجب فوری ہے پس اگر وقت تنگ ہو اور اس شہر مین جماعت بھی ہوتی ہو تو نماز ساتھ جماعت کے پڑھے اور اگر جماعت نہوتی ہو تو کسی کی متابعت سے نماز کو پڑھے اور اگر یہ بھی ممکن نہو تو قران کو دیکھکر پڑھے **فصل** بیان ہوتی ہے رکوع مین مراد رکوع سے یہ ہے کہ خم ہووے یہانتک کہ دو کف دست دو زانون تک پہنچے اور یہ واجب ہے ہر رکعت مین ایک دفعہ اور واجب ہے رکوع مین طمانینہ یعنی درنگ کرنا بمقدار پڑھنے ذکر رکوع کے اما ذکر پس وہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهٖ پڑھنا واجب ہے اور اسی طرح سے واجب ہے ادا کرنا حروف کا اپنے مخارج سے اور رعایت رکھنا حرکات اعرابی اور بنائی کا اور واجب ہے ذکر مذکور مین عربی ہونا اور موالات اور ترتیب ہونا جیسا کہ مذکور ہو چکا ہے اور یہ بھی رکن ہے پس اگر کوئی عمداً یا سہواً یا جہلاً ترک کرے تو نماز اسکی باطل ہے اما اگر خم ہونا مشقت رکھتا ہو یا یہ کہ پیدایش سے ہی خم ہو یا یہ کہ بسبب کسی مرض کے خم ہو گیا ہو تو ایسی حالت مین بقدر امکان کے خم ہونا واجب ہو گا اور اگر کچھ بھی ممکن نہو تو اشارہ چشم سے رکوع کرے **فصل** بیان ہوتی ہے سجود مین اور مراد سجدہ سے یہ ہے کہ پیشانی اور دو کف دست اور دو گھٹنے اور دو پیرون کے انگوٹھے زمین پر رکھکر سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَىٰ وَبِحَمْدِهٖ پڑھے اور اگر بطریق مذکور سجدہ نکر سکے تو جتنا ممکن ہو سکے جھکے اور باقی سجدہ گاہ کو بلند کر کے سجدہ کرے اور اگر یہ بھی ممکن نہو سکے تو سر سے اشارہ کرے اور اگر یہ بھی ممکن نہو سکے تو اشارہ ساتھ چشم کے کرے اور یہ واجب ہے ہر رکعت مین دو مرتبہ پس اگر عمداً

یا سہواً یا جہلاً دو سجدہ زیادہ یا کم کرے ایک رکعت مین تو نماز اسکی باطل ہوگی
اور شرط ہے صحت سجدہ مین یہ کہ جگہ سجدہ کی کھڑا ہونیکی جگہ سے چہار انگلیون
سے بلند نہ ہو اور اسی طرح سے چہار انگلیون سے پست نہ ہو پس اگر واقع ہو پیشانی
جس چیز پر کہ سجدہ کرنا جائز نہین ہے یا واقع ہو پیشانی بلند تر یا پست تر چہار انگلیون
سے تو واجب ہے کھینچنا پیشانی کا اس موضع تک جس پر سجدہ کرنا جائز ہے۔
تنبیہ واجب ہے ہر ایک مین ان دو سجدون مین سے درنگ کرنا بمقدار
پڑھنے ذکر سجدہ کے اور اسی طرح سے درنگ میان دو سجدون کے **فصل**
بیان ہوتی ہے تشہد مین اور یہ واجب اور شرط صحت نماز ہے نماز دو رکعتی مین
ایک دفعہ اور نماز سہ رکعتی مین ایک بعد دوسری رکعت کے اور ایک بعد
تیسری رکعت کے اور نماز چہار رکعتی مین بعد ہر دو رکعت کے واجب ہے
اما مراد تشہد سے درنگ کرنا بمقدار پڑھنے ذکر تشہد کے ہے اما ذکر پس واجب
تشہد مین پڑھنا شہادتین کا اور بھیجنا صلوٰۃ کا پیغمبر اور آل آنحضرت پر اور
واجب ہے ذکر مین یہ کہ ہو زبان عربی مین اور ترتیب اور موالات بھی ذکر
مین واجب ہے **فصل** بیان ہوتی ہے سلام مین اور یہ واجب ہے آخر تشہد
ہر نماز مین اور مراد اس سے یہ ہے کہ توقف کرے بمقدار پڑھنے ذکر کے اما
ذکر پس وہ پڑھنا اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ
وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ جس ایک کو ان دو مین سے مستحب قرار دیوے تو دوسرا
واجب قرار دیا جائیگا اور واجب ہے اس مین ترتیب بطریق مذکور اور موالات
کا رعایت رکھنا واجب ہوگا **فصل** بیان ہوتی ہے قنوت مین اور یہ مستحب ہے
بجا لانا ہر نماز مین اما نماز یومیہ پس بعد دوسرے رکعت کے پڑھنا مستحب ہے
اما قنوت اور باقی نمازون کا اپنی جگہ پر مذکور کیا جاتا ہے اور سنت ہی حالت

maablib.org

قنوت مین بلند کرنا ہاتھون کا مقابل صورت اپنی کے اس طرح ہے کہ دو کف دست
طرف آسمان کی کرے اور پشت دست کو طرف زمین کے رکھے اور اسی طرح سے سنت ہے
کہ حالت قنوت مین طرف دو کف دست اپنے کے دیکھے اور یہ دعا پڑھنا افضل ہے

سُبْحَانَ مَنْ دَانَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ بِالْعُبُوْدِيَّةِ وَاَقَرَّتْ لَهُ بِالْوَحْدَانِيَّةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا فِيْهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

اور جائز ہے بغیر اس دعا کے پڑھنا اور دعاؤن کا بھی اور جائز نہین ہے پڑھنا قنوت
کا زبان فارسی مین اور اگر بھول جاوے پڑھنا قنوت کا اور یاد آجاوے حالت رکوع
مین یا بعد گذر جانے رکوع کے تو بعد تمام کرنے نماز کے قنوت کو بجا لاوے اگرچہ وقت
بھی گذر گیا ہو۔ باب باقی اقسام صلوات مین اور اسمین آٹھ فصلین ہین

(نماز جمعہ کا مختصر بیان)

فصل پہلی بیان جمعہ مین نماز جمعہ مین جائز نہین ہے پڑھنا نماز جمعہ کا بغیر جماعت
کے اور جو کہ کفایت کرتا ہے جماعت جمعہ مین ہونا چار نفر کا بغیر امام کے ہے قبل
شروع کرنے اس نماز کے دو خطبہ پڑھنے ہین اور واجب ہے ہر ایک خطبہ مین حمد
کرنی خداوند کی اور صلوٰۃ بھیجنا نبی اور آل اس کی پر اور واجب ہے پڑھنا ایک سورہ
چھوٹا کا خطبہ اول مین اور توقف کرنا درمیان دو خطبون کے بمقدار پڑھنے سورہ
توحید کے اور واجب ہے امام پر بلند پڑھنا خطبون کا اسقدر کہ تمام ماموین سُنین
اور واجب ہے ماموین پر کہ گوش گذار رہین دونون خطبون کو اور حرام ہے امام
اور ماموم پر کلام کرنا اثناء خطبون مین پس بعد تمام کرنے خطبون کے شروع نماز
کو کرے اور یہ دو رکعت ہین پہلی رکعت مین بعد سورہ حمد کے سورہ جمعہ پڑھے
اور پھر قنوت پڑھکر رکوع کرے اور دوسری رکعت مین بعد حمد کے سورہ منافقون

نماز پڑھے جمع ہو جاوین ایک وقت مین پس اگر وقت دونون کا وسیع ہو تو پھر ایک کے تقدیم اور تاخیر مین اختیار ہے اور اگر وقت دونون کا تنگ ہو تو نماز یومیہ کو مقدم رکھے اور اگر وقت ایک کا اُن دو مین سے تنگ ہو تو جس کا وقت وسیع ہو اُس کو موخر رکھے **فصل** بیان ہوتی ہے اُن نمازون مین جو واجب ہوتی ہین ساتھ التزام کے اور وہ یہ ہین کہ نذر کرے پڑھنا کسی نماز کا بشرطیکہ خارج شریعت سے نہو پس اگر نذر مین قید کرے زمان یا مکان یا دو رکعتی یا چہار رکعتی کا تو اسی طرح سے بجا لانا واجب ہوگا اور اگر کوئی قید نہ کیجاوے تو پڑھنا دو رکعت کا نذر مین کفایت کرتا ہے اور یہی حکم عہد اور قسم کا بھی ہے اور اسی طرح سے واجب ہوتی ہے نماز استیجار کرنے سے اور وہ یہ ہے کہ اجارہ لیوے نماز یا روزہ یا حج یا زیارت یا تلاوت قرآن میت سے بنہج شریعت تو جایز ہے اور اسی طرح سے واجب ہے بڑے لڑکے پر پڑھنا اُن نمازون کا جو اُسکے والد سے فوت ہوگئی ہون اگرچہ بغیر کسی عذر کے ترک ہوگئی ہون اور اگر نماز استیجاریت کی باقی ہون تو ولی میت پر پڑھنا اُن نمازون کا واجب نہین ہے اور اگر ولی میت کا قبل قضا کرنے اُن نمازون کے فوت ہو جاوے تو ولی میت پر قضا کرنا اُن نمازون کا واجب نہوگا **فصل** بیان ہوتی ہے نماز احتیاط مین اور یہ واجب ہے اگر نقصان فریضہ مین واقع ہو اور اس مین اذان اور اقامہ اور قنوت نہین ہے باقی جو چیزین شرط فریضہ مین ہین اسیطرح سے نماز احتیاط مین بھی شرط ہین اور واجب ہے پڑھنا اس نماز احتیاط کا بعد تمام کرنے فریضہ اور قبل واقع ہونے حدث کے اور ترکیب پڑھنے اس نماز کی یہ ہے کہ نیت کرے نماز پڑھتا ہون دو رکعت واسطے واقع ہونے نقص کے واجب قربۃً الی اللہ پھر تکبیرۃ الاحرام کہے پھر آہستہ سورہ حمد کو تلاوت کرے پھر بعد رکوع کے

سجود کو بجالاوے اور پھر قیام کرے اور دوسری رکعت مثل پہلی کے پڑھے پھر بعد اس کے تشہد اور سلام کہکر نماز کو تمام کرے اور اگر دو رکعتین بیٹھ کے پڑھے توبھی اسی طرح سے پڑھنا واجب ہوگا اور اگر ایک رکعت استادہ پڑھے تو اسی رکعت مین تشہد اور سلام پڑھے اور اگر ترک کرے نماز احتیاط کو اور اس کے مقام پر اعادہ اصل نماز کا کرے کافی نہوگا اور اگر قبل پڑھنے نماز احتیاط کے معلوم ہو جاوے کہ نماز احتیاط کی حاجت نہین ہے تو نماز احتیاط نہ پڑھے

فصل بیان ہوتی ہے نماز قضا مین

احکام نماز قضائی کا مختصر بیان

اور یہ واجب ہے اس شخص پر جو مرتد ہو جاوے اور حالت ارتداد مین وقت ایک فریضہ کا یا زیادہ اس سے گذرا ہو اور اسیطرح سے واجب ہے قضا اوپر اس شخص کے جو ترک کرے نماز کو وقت موجود ہونے شرائط کے یا بھول جاوے پڑھنا نماز کا اور یا سو جاوے یہانتک کہ وقت نماز کا خارج ہو جاوے اور یا بیہوش ہو جاوے بہ سبب پینے کسی نشہ کے پس جو باعث عارض ہونے مانند ان اسبابون کے نماز فوت ہو جاوے تو قضا کرنا انکا مرد اور عورت پر واجب ہے اور پڑھنا نماز قضائیہ کا جس ترکیب سے فوت ہوئی ہون اگر معلوم ہو تو واجب ہے اور اگر ترتیب بھول گیا ہو تو پھر بھی بمقدار امکان کے ترتیب کو ترک نکرے اور اگر وقت نماز ادا کا تنگ ہو تو قضا کو مقدم رکھے اور واجب ہے مراعات رکھنی قضا قصر اور تمام مین بھی یعنے جو نماز کہ سفر مین فوت ہوئی ہو اگر حضر مین چاہے قضا کرنا تو قصر پڑھی جاویگی اور اسیطرح سے اگر حضر مین فوت ہوئی ہو اور سفر مین چاہے قضا کرنا تو تمام پڑھی جاویگی اور اگر کسی شخص سے ایک نماز فوت ہو گئی ہو اور بھول گیا ہو کہ کونسی نماز ہے تو ایک دو رکعتی اور ایک تین رکعتی اور ایک چہار رکعتی پڑھے اس طرح سے کہ نماز پڑھتا ہون قضا جو میرے ذمہ مین ہے قربۃً الی اللہ اور یہ حکم اس حالت مین ہے کہ نماز حضر

مین فوت ہوئی ہو اور اگر سفر مین نماز فوت ہو جاوے تو ایک دو رکعتی اور
ایک تین رکعتی پڑھے کفایت کرتا ہے **فصل** بیان قصر اور اتمام مین پس واجب
ہوتا ہے مسافر پر قصر کرنا نماز کا یعنی ترک کرنا اخیر کی دو رکعتون کا ساتھ
شرطون سے **اول** یہ کہ سفر کمتر آٹھ فرسخ سے نہو اور ہر فرسخ تین میل ہے
اور ہر میل چہار ہزار قدم کا ہوتا ہے پس اگر سفر چوبیس ۲۴ میل کا ہو یا یہ کہ آنا اور
جانا اسی دن مین چوبیس میل ہوتا ہو تو مسافر پر قصر واجب ہے اور اگر اُس
دن قصد پھرنے کا نرکھتا ہو مگر اندر دس ۱۰ دن کے ارادہ مراجعت کا رکھتا
ہو تو جمع اتمام اور قصر مین کرے اس طرح سے کہ قصر مؤخر اتمام سے پڑھے اور
اسی طرح سے روزہ رکھے اور بعد قضا کرے اور اگر شک کرے کہ سفر بمقدار
مسافت کے ہے یا نہین اور کسیطرح یقین حاصل نہو تو نماز کو تمام پڑھے
دوم یہ ہے کہ قصد مسافت کا رکھتا ہو پس اگر بغیر قصد کے سفر کرے اگرچہ زیادہ
بھی مسافت سے ہو تو باعث قصر کا نہوگا البتہ ایسی حالت مین اگر کمتر مسافت
سے نہو تو مراجعت مین قصر کریگا اور اگر گھر سے بغیر قصد کرنیکے نکلے اور پھر
قصد آٹھ فرسخ کا کرلیوے تو البتہ قصر کرنا واجب ہوگا **سوم** یہ کہ قصد مسافت
کا باقی رکھنا منتہائے سفر تک ہے پس اگر قبل تمام کرنے مسافت کے ارادہ مراجعت
کا کرے یا جانے مین متردد ہو جاوے تو نماز کو تمام کرے اور اگر چار فرسخ
یا کمتر اس سے چلا ہو اور اتفاق توقف کا حاصل ہو تو نماز کو تمام کرے اور اسی
طرح سے اگر ایسی حالت مین اقامہ دس روز کا یا زیادہ اس سے کرے تو نماز
کو تمام کرنا واجب ہوگا **چہارم** قصد مسافت مین ارادہ اقامہ دس روز کا
ابتدا اور اثنا راہ مین نرکھتا ہو ورنہ نماز کو تمام کرے اور اسی طرح سے اگر
اثنا مسافت مین وطن یعنی جہان باپ اُس کے نے توطن کیا ہو آوے

تو نماز کو تمام کرے **پنجم** یہ کہ کثیر السفر مانند حمال اور قاطرچی اور ملاح اور صحرائی
وغیرہ کے ہو تو اُنپر تمام پڑھنا نماز کا سفر اور حضر مین واجب ہے اور اگر کوئی ان
اشخاص مذکورہ مین سے برخلاف اپنے پیشہ کے سفر کرے مانند اسکے کہ تاجر واسطے
حج کے جاوے تو نماز کو جمع قصر اور اتمام مین کرے اور اگر کثیر السفر کسی مقام پر اقامہ
عشرہ کرے پھر اگر اتفاق سفر کا ہو تو پہلے سفر مین قصر اور دوسرے مین جمع اور تیسرے
مین نماز کو تمام پڑھے **ششم** یہ کہ سفر حرام کا یا منافی کسی امر واجب کا نہو اور سفر
واسطے شکار عبث کے نہو پس کسی ایک مین ان حالتون مذکورہ مین سے نماز قصر
نہو گی **ہفتم** یہ کہ شہر سے اتنا دور ہو جاوے کہ دیوارین شہر کی دکھلائی نہ دیوے اور آواز
آذان شہر کی سُنائی نہ دیوے تو نماز کو قصر کرے اور یہ حکم تعلق جانے سے رکھتا
ہے اما وقت آنیکے اسجگہ نماز کو جمع قصر اور اتمام مین کرے یا یہ کہ تاخیر کرے
نماز مین یہانتک کہ مکان پر پہنچے پس وقت حاصل ہونے ان تمام شرائط
کے نماز کو قصر کرے **تنبیہ** مسجد مکہ اور مسجد مدینہ اور مسجد جامع کوفہ اور
حایر سید الشہداء علیہ السلام مین مسافر مختار قصر اور اتمام مین ہے لیکن
اتمام افضل اور قصر احوط ہے **فصل** بیان ہوتی ہے شکیات نماز مین جو
شخص کہ شک کرے نماز دو رکعتی اور تین رکعتی اور چہار رکعتی کے پہلے دو
رکعتون مین خواہ کسی مقام پر ہو نماز باطل اور اعادہ واجب ہے اور اگر چہار
چہار رکعتی کے آخر دو رکعتون مین شک واقع ہو تو اسکی آٹھ صورتین ہین
مفصل شکیات نماز کے احکام مقدمات سے توابع تک ہمنے رسالہ احکام الشکوک
مین بالتفصیل لکھی ہین **پس** اگر سوا کسی رکن کے کوئی زیادتی یا کمی سہواً نماز مین
واقع ہو تو دو سجدہ سہو کرنے واجب ہین اسطرح سے کہ پہلے نیت کرے دو سجدہ
سہو ادا کرتا ہون عوض فلانے فعل کے جو سہواً زیادہ یا کم کیا گیا ہے قربۃً

شکیات نماز کا مختصر بیان ۱۲

maablib.org

سجدہ سہو کا

الی اللہ پھر تکبیرۃ الاحرام کہے پھر سجدہ میں جاوے اور تین دفعہ بسم اللہ

وباللہ والحمد للہ وصلی اللہ علی محمد وآل محمد کہے اسی طرح سے دوسرا سجدہ

بھی کرے اور تشہد اور سلام کہکر تمام کرے تنبیہ شک کثیر الشک کا نماز اور غیر نماز

مین غیر معتبر ہے خواہ افعال نماز مین ہو یا عدد رکعات مین اور اسی طرح سے

معتبر نہین ہے شک خارج محل اور وقت سے اور یہی حکم ہے اگر شک واقع

ہو امام اور ماموم مین بلکہ ہر ایک ان دونون مین سے رجوع کریگا طرف علم اور

ظن دوسرے کے **کتاب الصوم** اور اسمین دو باب ہین پہلا باب مقدمات

صوم مین اور اسمین چہار **فصل** ہین **فصل** بیان ہوتی ہے شرائط صوم مین اور

یہ بارہ ہین (۱) بلوغ یعنے اگر احتلام یا نکلنا موے زہار کا یا ہونا مرد کا پندرہ

برس اور عورت کا نو برس پر تو جیسا نماز کا پڑھنا اس وقت مین مرد وعورت

پر واجب ہوتا ہے ویسا ہی روزہ رکھنا بھی واجب ہوگا (۲) عقل پس دیوانہ

پر روزہ واجب نہین ہے (۳) جب سفر مین نماز قصر کیجاتی ہے ویسا سفر نہ

ہو (۴) نہ ہونا ایسے مرض کا جسکا تحمل عادۃ نہو سکے یا خوف جان اور آبرو

اور مال کا اپنے اور عیال کے نفس پر رکھتا ہو ورنہ روزہ صحیح نہین ہے (۵) با

حواس کامل ہو پس اگر بیہوش ہو اسقدر کہ حواس مغلوب ہو جاوین تو اس

پر روزہ واجب نہوگا (۶) نہونا حیض ونفاس کا پس عورت حائض اور

نفساء پر روزہ صحیح اور واجب نہین ہے (۷) ہونا ایمان کا پس کافر سے

روزہ صحیح نہین ہے (۸) یہ کہ روزہ عید فطر اور اضحی کا نہو اور روزہ غیر رمضان

کا ماہ مبارک رمضان مین صحیح نہین ہے (۹) روزے سنت کے رکھنے مین

یہ شرط ہے کہ قضا روزہ ماہ رمضان بلکہ غیر ماہ رمضان مانند روزہ کفارہ

اسکی گردن پر نہو اور روزہ استیجار مین کوئی عیب نہین ہے (۱۰) روزہ

قسم اول روزہ کے حکم بیان

روزه سنتی مین شرط ہے ہونا اذن شوہر اور مالک کا واسطے غلام اور کنیز کے اور واجب موسع مین اذن شرط نہین ہے بلکہ خلاف اذن شوہر اور مالک بھی ہونا جائز نہین ہے اور روزه سنتی مین واسطے اولاد کے شرط ہے ہونا نہی والدین کا (۱۱) جاننا احکام صوم کا اجتہاد یا تقلید سے مگر جو احکام یقیناً معلوم ہون اُن مین تقلید ضرور نہین ہے (۱۲) ہونا نیت قربت کا تنبیہ عورت مستحاضہ کو واسطے روزه کے غسل روز اور شب کا اور بدلنا پنبہ وغیرہ چاہئے

فصل بیان ہوتی ہے اقسام مین ان لوگون کے جنپر افطار کرنا واجب ہے پس واجب ہے افطار کرنا اس عورت پر جو دیکھے خون حیض یا نفاس کا اگر رویت خون قریب غروب کے ہو اور اگر حاصل ہو جاوے کوئی عذر مانند مرض کے اثنائے صوم مین خواہ قبل زوال کے ہو یا بعد زوال کے تو افطار کرنا واجب ہے اور جو عورت یا مرد بسبب پیری اور ضعف کے عاجز ہو صوم سے تو ترک روزه کرے اور اسی طرح ہے صاحب مرض عطش کہ سیراب نہوتا ہو لیکن واجب ہے ہر ایک پر اُن مین سے حالت قدرت مین یہ کہ تصدق دیوین ہر روز سے ایک مُد طعام کا پس اگر صاحب عطش کو آینده رمضان تک اس مرض سے صحت حاصل ہو جاوے تو قضا اس پر واجب ہے اور اگر اسی حالت مرض پر باقی رہا تو قضا اس پر نہین ہے اما مرد پیر اور عورت پیر پس بعد اگر امکان ہو ان پر قضا کرنا روزه کا تو قضا کرنا واجب ہے اور اسی طرح واجب ہے افطار کرنا عورت حاملہ پر جو قریب ہے وضع حمل کے اگر خوف رکھتی ہو ضرر کا اپنے نفس یا حمل پر اور اسیطرح سے واجب ہے افطار کرنا اس عورت پر جو دودھ دیتی ہو بچے کو اگر خوف ہو پس کو ضرر طفل پر اور تصدق کریگی ایک مد عوض ہر روز کے پھر بعد زائل ہونے عذر کے ایام مذکوره کو قضا کریگی اور جو شخص کہ بالغ ہو قبل غروب کے یا

افطار کرنا کن اشخاص پر واجب ہے

مسلمان ہو پس اگر کوئی مفطر عمل مین نہ لایا ہو اور بلوغ اور اسلام بھی قبل ظہر کے واقع ہوا ہو تو بقیہ روزہ کا امساک کرنا احوط ہوگا اور یہی حکم ہے واسطے دیوانہ اور بیہوش کے اگر کوئی مفطر عمل مین نہ آیا ہو اور ہوش مین بھی قبل غروب کے آئے ہون اور مریض و مسافر اگر صحیح یا حاضر ہو جاوین پس اگر افطار نکیا ہو تو امساک آخر روز تک واجب ہے اور اگر کوئی مفطر عمل مین آیا ہو تو امساک واجب نہین ہے پس اگر اشخاص مذکورہ امساک کرین تو روزہ ان سے صحیح نہوگا

تنبیہ مد سے مراد پیمانہ ہے بمقدار دو رطل کے اور قاموس مین ہے کہ پر دو کف بھی بمقدار پیمانہ مذکور کے ہے

فصل بیان ہوتی ہے مفطرات روزہ مین وہ دس چیزین ہین (۱) کھانا حلال سے ہو یا حرام سے (۲) پینا خواہ عادت اسکی کھانے اور پینے کی ہو مانند روٹی وغیرہ کے یا نہو مانند سنگریزہ وغیرہ کے اور بقیہ غذا دانتون مین رہتی ہے اگر نگل جاوے عمداً تو روزہ باطل ہے امّا حالت سہو مین پس اگر قبل صبح کے خلال نکیا ہو اس باعث سے کچھ بقیہ غذا کا نگل جاوے تو احوط قضا کرنا ہے امّا نگلنا آب دہن کا موجب بطلان صوم کا نہین ہے جبکہ کوئی جز اشیاء مفطرات مین سے شامل نہو امّا نگلنے اس آب دہن سے جو جمع کیا ہو منہ مین احوط اجتناب ہے اور جایز نہین ہے کھینچنا فضلات اور رطوبات سر کا طرف حلق کے اور چوسنا انگوٹھے کا واسطے رفع تشنگی کے یا چبانا طعام کا واسطے کھلانے طفل کے یا مانند ان کے جیسا چبانا دانہ کا واسطے کسی جانور وغیرہ کے جبتک عمداً کوئی جز حلق تک نجاوے مبطل روزہ کا نہین ہے اور اگر حالت مضمضہ یعنی کلی کرتے اور استنشاق یعنے وقت ڈالنے پانی کے ناک مین اگر عمداً پانی حلق مین جاوے تو روزہ اس کا باطل اور قضا اور کفارہ واجب ہے اما حالت سہو مین پس اگر وضوا

مفطرات روزہ کا مختصر بیان ۱۲

نماز واجبی مین ہو تو روزہ اسکا صحیح ہے اور اگر وضو نماز نافلہ مین ہو تو قضا کرنا روزے کا لازم ہے اور اگر بعنوان لغو اور عبث کے ہو تو روزہ اسکا باطل اور قضا کرنا واجب ہے امّا مسواک کرنا مستحب ہے لیکن مسواک مُنہ سے نہ نکالے جب تک تمام نہ کر چکے اور اگر نکالکر پھر مُنہ مین ڈالے تو آب دہن نہ نگلے ورنہ روزہ باطل ہو گا (۳) جماع حالت صوم مین مبطل روزیکا ہے اور قضا اور کفارہ واجب ہے فاعل ہو یا مفعول اور دخول خواہ قبل مین واقع ہوا ہو یا دبر مین عورت سے ہو یا مرد سے خواہ انزال ہوا ہو یا نہ انسان سے ہو یا حیوان سے امّا محتلم ہونا حالت صوم مین مبطل روزے کا نہو گا (۴) جھوٹ باندھنا خدا اور رسول اور آئمہ اطہار اور فاطمہ زہرا اور باقی انبیا علیہم السلام پر موجب بطلان روزہ اور قضا اور کفارہ کا ہے (۵) عمداً غسل ارتماسی کرنا مفسد روزے کا اور موجب قضا اور کفارے کا ہے (۶) پہنچنا غبار اور دود اور بخار غلیظ کا مخرج خاء منقوطہ تک پس اگر عمداً پہنچایا ہو تو مفسد روزے کا اور موجب قضا اور کفارے کا ہے خواہ حلال اور جائز ہو مانند آٹیکے یا حرام ہو مانند خاک وغیرہ کے خواہ غلیظ ہو یا رقیق امّا اگر قہراً حلق تک پہنچے تو روزہ باطل نہین ہوتا ہے (۷) قے پس اگر عمداً کی ہو تو حرام اور مبطل روزہ ہے اور اگر واسطے کسی ضرورت کے کی ہو تو مفسد روزہ ہے ولیکن حرام نہین ہے اور اگر قہراً و بے اختیار قے آوے تو موجب بطلان روزہ کے نہین ہے اور اگر قے حلق تک پہنچکر واپس جاوے تو مبطل نہین ہو سکتے لیکن اگر مُنہ مین آکر نگلی جاوے تو مفسد روزہ اور موجب قضا اور کفارہ ہو گی (۸) استمنا یعنے نکالنا منی کا بغیر جماع کے جس قسم سے ہو اگرچہ خیالات سے خواہ حلال سے ہو یا حرام سے تو باعث بطلان روزہ اور موجب قضا اور

کفارہ کا ہے (۹) احتقان یعنی عمل لینا ساتھ مایعات کے بغیر ضرورت کے مفسد
روزہ اور موجب قضاء اور کفارہ ہے اما اشیاء جامدہ مانند شیاف کرنا احوط ترک
ہے (۱۰) بلفی رہنا جنابت اور حیض اور نفاس اور استحاضہ پر عمداً طلوع فجر صادق
تک پس جنابت مفسد روزہ اور موجب قضاء اور کفارہ کا ہے اما باقی تین حالت
مین قضاء ہے مگر کفارہ نہین ہے اور حکم جنابت کا ہے واسطے اوس شخص کے
جو جنابت مین بقصد نکرنے غسل کے عمداً سو جاوے اور اگر بعد جنابت کے
دوسری دفعہ سو جاوے اور ارادہ غسل کا رکھتا ہو تو حکم جنب مین داخل ہے
اور اگر عازم غسل پر تھا اور سویا یہان تک کہ صبح ہو جاوے تو قضا کرنا روزے
کا واجب ہے ولیکن کفارہ نہین ہے تنبیہ اگر کوئی شخص غافل ہو جاوے
جنابت سے یا غسل سے قبل صبح کے یا رات کو شب روزہ ہونے سے غافل ہو
کفارہ اوس پر واجب نہو گا لیکن قضا کرنا احوط ہے تنبیہ اگر قہراً بغیر قصد
اور ارادہ کے کوئی مفطر واقع ہو مانند اس کے کہ پشہ اڑ کر حلق مین داخل ہو جاوے
تو مفسد روزے کا نہین ہے اور یہی حکم ہے جب کہ کوئی مفطر ماکولات یا مشروبات
مین سے قہراً اس کے حلق مین پہنچا دین اور یہ صایم راضی افطار پر نہو یا یہ کہ
کوئی اس کو مارے اس قدر کہ بے اختیار و بے قصد ہو کر خود کھاوے تو دونون
حالتون مین روزہ باطل نہو گا **فصل** بیان ہوتی ہے ان مفطرات مین جن کا
عمل مین لانا حرام نہین ہے لیکن موجب قضا ہوتی ہین پس اگر قدرت رکھتا
ہو اور بغیر تفحص کرنے صبح کے کوئی چیز کھاوے یا پیوے جائز ہے ولیکن
اگر بعد معلوم ہوا کہ کھانا یا پینا صبح مین واقع ہوا ہے تو قضا اس پر واجب ہے
کفارہ دینا واجب نہو گا اور اگر تفحص کر کے اطمینان حاصل ہونے پر کوئی چیز
کھاوے یا پیوے بعد معلوم ہو جاوے کہ صبح مین یہ امر واقع ہوا ہے تو روزہ

جو مفطرات کہ عمل مین لانا حرام نہین صفحہ ۱۲

غیر وقت افطار صوم
اس کا صحیح ہے قضاء اور کفارہ لازم نہین ہے اور یہ حکم خاص واسطے روزہ ماہ
رمضان اور واجب معین مانند نذر معین کے ہے اور اگر کوئی شخص خبر دیوے
طلوع صبح کی اور یہ جھوٹھ جانکرکے مفطر عمل مین لاوے قضا کرنا روزہ کا
واجب ہے کفارہ لازم نہین ہے اور اگر کوئی خبر دیوے نہونے صبح کے
اور مظنہ اس کے قول پر حاصل ہوجاوے پھر کوئی مفطر عمل مین لاوے
بعد اس کے خلاف اس کا ظاہر ہو تو قضا واجب کفارہ لازم نہین ہے اور
اگر علم اُس کے قول پر حاصل ہو یا خود تفحص کرکے مفطر عمل مین لاوے
تو کوئی بھی قضاء اور کفارہ مین سے لازم نہین ہے **فصل** بیان ہوتی
ہے حرمت مین توڑنے روزے کے حرام ہے توڑنا روزہ واجب معین کا خواہ ماہ
مبارک رمضان ہو یا مانند نذر اور قسم وغیرہ کے پس اگر کوئی شخص ان
مین سے کسی روزے کو افطار کرے تو قضا اور کفارہ واجب ہے اما غیر واجب
معین مانند قضاء ماہ رمضان مبارک مین قبل از اذان افطار کرے تو جایز
ہے اور احتیاطاً افطار کرنا مکروہ اور قضاء ماہ رمضان مین حرام ہے اور کفارہ
بھی واجب ہے اور اگر کوئی شخص افطار کرے پھر معلوم ہوجاوے کہ یوم
عید ہے تو کفارہ واجب نہوگا اور اگر کوئی شخص حالت روزہ مین زوجہ
سے جبراً جماع کرے تو دونون کفارے شوہر پر واجب ہین اور اگر دونون رضا
سے جماع کرین تو ہر ایک پر دونون مین سے کفارہ واجب ہے **تنبیہ**
اگر کسی شخص سے موجب کفارہ کا مکرر واقع ہو اگرچہ یوم واحد مین ہو تو کفارہ
بھی مکرر واجب ہوگا **باب** دوسرا بیان ہوتا ہے روزے مین اور
اس مین چہار فصل ہین **فصل** بیان ہوتی ہے علامات دخول ماہ رمضان
مین اور یہ چہار ہین (۱) یہ کہ جو شخص کہ خود رویت کرے ہلال ماہ مبارک

کی حرمت کا مختصر بیان
تتمۂ فصل ماہ رمضان کا مختصر بیان

رمضان کو تو روزہ اس پر واجب ہے اگرچہ کسی اور شخص نے رویت ہلال کی نکی ہو (۲) یہ کہ تیس ۳۰ روز ماہ شعبان کے پورے ہونے اس صورت میں بھی روزہ واجب ہوتا ہے اگرچہ چاند نہ دیکھائی دی (۳) یہ کہ گواہی دیوین دو عادل رویت ہلال کی موافق ایک دوسرے کے (۴) شیاع یعنی بیان کرنا ایک جماعت کثیر کا جن کے قول سے علم اور یقین حاصل ہو جاوے مظنہ کفایت نہین کرتا ہے متنبہ بنا بر تحریر تقویم اگرچہ ہمیشہ موافقت کرتی ہو یا فال مبنی سے ہلال ثابت نہو گا بلکہ اگر کوئی اعتقادات قبول کرے تقویم سے تو فعل حرام کو مرتکب ہوتا ہے **فصل** بیان ہوتی ہے زمان روزہ مین اول وقت اس کا طلوع صبح صادق سے ہے پس واجب ہے ترک کرنا اسوقت سے تمام مفطرات کو اور آخر وقت اس کا گذرنا حمرۂ مشرقیہ کا سر سے طرف مغرب کے ہے **فصل** بیان ہوتی ہے نیت روزہ مین اور مراد اس نیت سے یہ ہے کہ قصد کرنا روزے کا قربۃ الی اللہ کفایت کرتا ہے لیکن قصد کرنا وجوب اور استحباب کا ضرور نہین ہے لیکن جاننا روزے واجبی اور مستحبی کا شرط ہے پس اگر عمداً یا سہواً ترک نیت کرے تو روزہ اس کا باطل ہے اور یہی حکم ہے نذر معین اور عہد اور قسم مین اسیطرح روزہ کفارہ اور نذر مطلق اور روزہ مندوب محتاج طرف تعیین کے ہین اور اسی طرح سے روزہ استیجار مین بھی نیت مین عمل غیر کا جمع کرنا لازم ہے اور وقت نیت کا شب کو ہے پس اگر ترک کرے عمداً نیت روزہ کی یہان تک کہ صبح ہو جاوے تو روزہ باطل اور قضا کرنا واجب ہوگا کفارہ دینا لازم نہین ہے اور اگر بھول گیا ہو نیت کرنا شب کو پس اگر ظہر تک یاد آوے اور فوراً نیت روزہ کی کرے اور کوئی مفطر بھی بجا نلایا ہو تو روزہ اس کا صحیح ہے اور

(بیان وقت صوم)

اگر کوئی مفطر عمل مین لاوے یا یہ کہ نیت کے کرنے مین تاخیر کرے تو روزہ اس کا
باطل ہے اور یہی حکم ہے واسطے اس شخص کے جس کو معلوم ہو قبل ظہر کے کہ
آج پہلی تاریخ ماہ رمضان کی ہے اور جایز ہے اول ماہ مین نیت تمام مہینہ
کی اور ہر شب بھی جدا جدا نیت کرسکتا ہے بلکہ اس حکم آخر کو ترک نکرے
اور اگر کوئی شب کو قصد کرے کہ صبح کو روزہ نرکھونگا پس اگر اسی نیت
پر باقی رہے یہانتک کہ صبح ہوجاوے تو روزہ اس کا باطل ہوگا اور
ماہ رمضان مین روزہ غیر ماہ رمضان کا صحیح نہین ہوسکتا خواہ واجب ہو یا
سنت سفر مین ہو یا حضر مین امّا اگر بھولے سے نیت غیر رمضان کی کی
ہو یا یہ کہ یوم الشک ہو مانند اس کے کہ آخر شعبان مشکوک ہوجاوے اول
رمضان سے تو بہ نیت استحباب روزہ رکھے پس اگر ہلال رمضان کا اسی روز
سے ثابت ہوا تو وہ روزہ بھی ماہ رمضان مین محسوب ہوگا لیکن اس یوم
مشکوک کو بہ نیت رمضان روزہ نرکھے بلکہ اس نیت سے باعث بطلان
روزے کا ہے اور اگر درمیان روزے کے ارادہ افطار کرنے کا کرے لیکن
کوئی مفطر عمل مین نلایا ہو تو احتیاطاً روزہ کو قضا کرے اور اگر ترک کرنے
روزہ کی نیت کرے یا یہ کہ روزے مین ارادہ ریا کا کرے تو البتہ روزہ
اس کا باطل ہوگا **تنبیہ** اگر کوئی شخص بعد نیت کے روزے سے
غافل ہوجاوے یا یہ کہ سوجاوے تو روزہ اس کا باطل نہین ہوتا ہی
اور اگر قبل ظہر کے طفل بالغ ہوجاوے تو تجدید نیت کرے روزہ اس کا
صحیح ہوگا اما اگر بعد ظہر کے بالغ ہو تو مجزی نہوگا اور نہ قضا واجب
ہوگی **فصل** بیان ہوتی ہے شرائط وجوب قضا مین پس واجب ہے
قضا کرنا اس روزے کا جو فوت ہوجاوے کسی سے بعد بلوغ کے حالت

عقل اور ایمان اور اسلام ہین خواہ ایام حیض ہین فوت ہو جاوین یا ایام نفاس
ہین یا حالت سفر ہین یا حالت ارتداد ہین یا بھول گیا ہو غسل جنابت کو
اور گذر جاوین کئی دن یا تمام مہینہ یا یہ کہ بھول گیا ہو روزہ رکھنا یا ترک
کرے روزے کو ساتھ موجود ہونے شرائط صوم کے اما جو روزے حالت کفر مین
فوت ہوئے ہون یا حالت جنون مین یا بیہوشی مین یا قبل بلوغ کے فوت
ہوئی ہون اور جو روزے کہ شیخ یا شیخہ صاحب العطش سے فوت ہوئی
ہون تو بعد زوال اون عذرون کے قضاء کرنا ان کا واجب ہوگا تنبیہ
وجوب قضاء فوری نہین ہے اور برابر رکھنا اسکا سنت ہے اور ترتیب
قضاء مین واجب نہین ہے **کتاب الزکوۃ** اور اسمین تین باب ہین
باب بیان ہوتے ہے شرائط زکوۃ اور ان چیزون مین جنسے زکوۃ تعلق
رکھتی ہے اور اس مین دو فصل ہین **فصل** بیان ہوتی ہے شرائط وجوب
زکوۃ مین اور یہ چھ ہین (۱) بلوغ پس واجب نہین ہے زکوۃ نکالنا مال
طفل سے اگرچہ ولی بھی ہو ہان اگر ولی مال طفل کو تجارت کرے تو غلات
اور مال تجارت کے سے زکوۃ دینا مستحب ہے (۲) عقل پس جو حکم واسطے مال
طفل کے ہے وہی حکم مال مجنون کا بھی رکھتا ہے (۳) حریت یعنی آزاد ہونا
پس واجب نہین ہے غلام پر نکالنا زکوۃ کا مال غیر سے اگرچہ خود کماتا ہو
(۴) ملکیت پس جایز نہین ہے نکالنا زکوۃ کا مال غیر سے اگرچہ غیر باپ یا
والدہ یا بھائی بھی ہو اور اسی طرح سے واجب نہین ہوتا ہے زکوۃ مال
مشترک مین جبکہ سہم ہر ایک کا کمتر نصاب سے ہو (۵) متمکن ہونا تصرف پر پس
اگر متمکن تصرف مال پر جس مین گزرنا سال کا شرط ہے حاصل نہو یہان تک
کہ سال گذر جاوے تو جس مین گذرنا سال کا معتبر نہین ہے وقت تعلق

لینے زکوٰۃ کے بشمن تصرف اس کے پر نہو تو دونون حالتون مین دینا زکوٰۃ کا واجب
نہوگا اسکا مال وقف خاص ہو یا عام اور مال مفقود حیوان ہو یا غیر حیوان کسی ایک
مین دو حالتون مین سے زکوٰۃ واجب نہوگی اسکا مال قرض مین اگر باجتماع شرائط
ہو تو نکالنا زکوٰۃ کا قرض لینے والے پر اور قرض دینے والے پر واجب ہوگا
تنبیہ زکوٰۃ نکالنا کافر پر واجب ہے لیکن حالت کفر مین صحیح نہوگی اور بعد
لانے اسلام کے نکالنا زکوٰۃ سابق کا لازم نہوگا (٦) نصاب اور بیان اسکا
دوسرے باب مین مذکور ہے **فصل** بیان ہوتی ہے جس مین زکوٰۃ واجب
ہوتی ہے اور وہ نو چیزین ہین (١) طلا (٢) چاندی (٣) گوسفند (٤)
اونٹھ (٥) گائے پس ان پانچون چیزون مین گذرنا سال کا شرط ہے
اور یہ متحقق ہوتا ہے ساتھ داخل ہونے بارھوین مہینے کے اور ساتھ گذرنے
بارہوین مہینے کے سال پورا ہو جاتا ہے اسمین پہلے دو یعنے سونا اور
چاندی مین شرط ہے کہ مسکوک بسکہ معاملہ ہونا چاہئے اور تیسرے اور
چوتھے اور پانچوین یعنے گوسفند اور اونٹھ اور گائے مین شرط ہے
یہ کہ سائمہ یعنے چرنے والی سال بھر علف صحرائی مین ہون اس طرح
کہ عرفاً ان پر اسم سائمہ کا صادق ہو سکے پس اگر ترک ہو جاوے چرانا
ان کا علف صحرائی سے اگرچہ ایک ہی مہینا ترک ہووے تو اسم
سائمہ سے خارج ہو جاوینگے اور اسیطرح سے متحقق ہوتا ہے۔ ہونا
ان کا معلوفہ ساتھ کھانے علف مملوک کے اگرچہ ملک غیر سے کھاوین
اور اولادنکے مین اعتبار ماننہ انکی کا ہے سائمہ اور معلوفہ ہونے مین
اور اسی طرح سے اونٹھ اور گائے مین شرط ہے یہ کہ ان سے اس
طرح کام نلیا جاوے کہ عرفاً کارکن گنا جاوے (٦) کنک (٧) جو (٨)

نصاب زکوٰۃ کی تفصیل کا بیان

سنتی (۹) حرام اور شرط ہے ان چارون مین یہ کہ قبل واجب ہونے زکوٰۃ
کے ملکیت رکھتا ہو پس اگر بعد تعلق لینے زکوٰۃ کے ملکیت منتقل طرف دوسرے
کے ہو جاوے تو ناقل پر زکوٰۃ واجب ہوگی تنبیہ تمام اشیاء مذکورہ
مین اس وقت زکوٰۃ واجب ہوگی جب کہ نصاب تمام سال تک باقی
رہے پس اگر درمیان سال کے نصاب ٹوٹ جاوے تو اس سال مین
زکوٰۃ واجب نہوگی **باب** بیان ہوتا ہے نصاب اجناس زکوٰۃ وغیرہ
مین اور اس مین چھ فصلین مین **فصل** بیان ہوتی ہے نصاب شتر مین
اور نصاب اسکے بارہ ہین (۱) یہ کہ جو شخص صاحب پانچ اونٹھ کا ہو تو واجب
ہے اس پر زکوٰۃ ہر سال ایک گوسفند (۲) جبکہ ہون پاس اسکے دس اونٹھ
واجب ہے اس پر زکوٰۃ ہر سال دو گوسفند (۳) جبکہ ہو جاوین پندرہ
اونٹھ تو واجب ہے زکوٰۃ تین گوسفند (۴) جبکہ ہو جاوین بیس اونٹھ
تو واجب ہے زکوٰۃ چار گوسفند (۵) جب کہ ہو جاوین پچیس اونٹھ تو واجب
ہے اس پر پانچ گوسفند (۶) جبکہ پہنچے نصاب چھبیس اونٹھ تک تو واجب
ہے اس پر زکوٰۃ ایک اونٹھنی جو داخل ہوئی ہو دوسرے سال مین (۷)
جب کہ ہو جاوین پاس اسکے چھتیس اونٹھ تو واجب ہے زکوٰۃ نکالنی جو اونٹھنی
کہ داخل ہوئی ہو تیسرے سال مین (۸) نصاب جبکہ پہنچے اونٹھ اس کے
چھیالیس عدد تو واجب ہے ہر سال نکالنا جو اونٹھ کے داخل ہوا ہو چوتھے
سال مین (۹) نصاب اکسٹھ اونٹھ اور اس مین زکوٰۃ وہ اونٹھ ہے جو کہ داخل
ہوا ہو پانچوین برس مین (۱۰) نصاب چھہتر اونٹھ ہین اور زکوٰۃ اس
کی دو اونٹھنی ہین جو کہ داخل ہوئے ہین سال سوم مین (۱۱) نصاب اکانوے
اونٹھ ہین جن مین نکالنا دو اونٹھنی کا ہے جو کہ داخل ہوئے ہون چوتھے

سال ہین (۱۲) ایک سو اکیس ۱۲۱ ہین پس بحساب پچاس اونٹھنین کے
ایک ایک اونٹھنی جو کہ داخل ہوئے ہو چوتھے برس مین نکالے یا یہ کہ ہر
چالیس چالیس اونٹھون مین سے ایک ایک اونٹھنی جو تیسرے سال
مین داخل ہوئی ہو زکوۃ نکالے تنبیہ اگر اونٹھ کمتر نصاب معین
سے ہو تو اس مین زکوۃ نہین ہے ۔ **فصل** بیان ہوتی ہے نصاب
گاؤ اور گوسفند مین پس نہین ہے زکوۃ گائے مین یہان تک
کہ پہنچے تیس ۳۰ گائے پس زکوۃ اس سے وہ گائے ہے جو داخل ہوئی
ہو دوسرے برس مین اور دوسرا نصاب اس کا چالیس گائے ہین
اور زکوۃ اس کی وہ گائے ہے جو کہ داخل ہوئی ہو تیسرے برس مین
اور بعد پہنچنے چالیس کے مختار ہے اس مین کہ بحساب تیس ۳۰ تیس ۳۰ کے گائے
دو سالہ زکوۃ نکالے یا بحساب چالیس ۴۰ کے ایک گائے سہ سال اقسام نصاب
گوسفند کے پانچ ہین (۱) نصاب چالیس ۴۰ گوسفند ہین اور زکوۃ اسکی
ایک بکری ہے (۲) نصاب ایک سو اکیس ۱۲۱ ہین اور اسمین دو بکریان
(۳) نصاب دو سو ایک ۲۰۱ گوسفند ہین اور زکوۃ اس کی تین بکریان ہین
(۴) نصاب تین سو ایک ۳۰۱ اور اس مین چار بکریان ہین (۵) نصاب
چارسو یا زیادہ اس سے پس جبکہ پہنچے نصاب اس مقدار تک تو واجب
ہے مالک پر بعد گذرنے ہر سال کے ہر سو گوسفند سے ایک بکری زکوۃ
دینی تنبیہ اگر کوئی گوسفند معیوب مانند اسکے کہ بھورا یا لنگڑا یا بیمار
یا سوا اس کے کوئی عیب رکھتا ہو زکوۃ مین دیوے تو مجرا نہو گا اور
اگر کوئی گوسفند پالا جاتا ہو واسطے کھانیکے یا یہ کہ رکھا ہو کسی گوسفند
کو واسطے جفت کرانے بکریون کے تو وہ بھی مال زکوۃ مین محسوب ہو گا +

نصاب گاؤ کا مختصر بیان

نصاب گوسفند کا مختصر بیان

maablib.org

نصاب غلات کا مختصر بیان

فصل بیان ہوتی ہے نصاب غلات یعنی کنک اور جو اور خرما اور منقی مین۔
پس نصاب ان کا پانچ وسق ہین اور ہر وسق ساٹھ صاع ہین اور ہر صاع
چار مد ہین اور ہر مد دو رطل اور ربع رطل ہوتا ہے صاحب قاموس کہتا
ہے کہ تجربہ کیا مین نے کہ اگر دو کف مستوی الخلقہ اجناس مین سے وزن
کیا جاوے تو مقدار ایک مد کے ہوتا ہے پس نصاب ایک ہزار دو سو مد
ہوتے ہین جس مین سے دسوان حصہ زکوۃ نکالنا ہوگا اگر پانی دیا جاوے
زمین کو آب جاری یا آب بارش سے اور اگر زمین کو ڈول وغیرہ سے پانی
دیا جاوے تو نصف دسوین حصے کا دیا جاوے گا اور اگر مشترک دونون
قسمون مین ہو مانند اسکے کہ کبھی بارش اور کبھی ڈولون سے پانی دیا گیا ہو
تو حالت غلبہ کی اعتبار کی جاویگی یعنی اگر بارش وغیرہ سے زیادہ پانی
دیا گیا ہو تو دسوان حصہ نکالا جاویگا اور اگر ڈولون سے زیادتی پانی دیا ہو
تو نصف دسوین حصے کا دینا پڑے گا اور اگر دونون حالتون سے مساوی
پانی دیا گیا ہو تو تمام جنس کو دو حصے کرکے ایک حصے سے دسوان حصہ اور
دوسرے حصے سے نصف دسوین حصے کا نکالنا پڑیگا **تنبیہ** نکالنا زکوۃ کا
واجب ہے بعد کاٹنے اور صاف وغیرہ کرنے اجناس کے اور اگر قیمت اجناس
سے زکوۃ نکالی جاوے تو یہ بھی جائز ہے

نصاب طلا اور نقرہ کا مختصر بیان

فصل بیان ہوتی ہے نصاب
نقرہ اور طلا مین واسطے ہر ایک کے ان دونون مین سے دو نصاب
ہین اما نصاب پہلا طلا کا پندرہ مثقال جو بحساب فرنگی چھ تولے ہوتے ہین
زکوۃ اس کے چوتھائی اور آٹھوان حصہ مثقال کا ہوتا ہے نصاب دوسرا اسکا
تین مثقال جو بحساب ہندی ایک تولہ دو ماشہ تین رتی ہوتا ہے اور زکوۃ اس
کے دسوان حصہ مثقال کا دیا جاویگا اما نصاب پہلا چاندی کا ایک سو پانچ

مثقال جو موافق حساب ہندی کے بتالیس ۴۲ تولے ہوتے ہین اور زکوۃ اسکی دو
مثقال اور پانچواں حصہ آٹھویں حصے میں سے ہے اور دوسرا نصاب چاندی
کا المیس مثقال جو موافق حساب ہندی کے آٹھ تولے ۸ ماشہ ۶ رتی ہوتے ہین
زکوۃ اسکی نصف مثقال اور چوتھائی دسویں حصے کی دی جاویگی **تنبیہ**
واجب اور شرط ہے سونے اور چاندی میں یہ کہ مسکوک ہو اور مالک اپنا ہو
اور ممکن تصرف پاسکے رکھتا ہو اور سال اس پر گذر جاوے پس اگر یہ شرطین
مفقود ہو جاویں یا یہ کہ قبل گذرنے سال کے تبدیل طلا کو طلا سے یا نقرہ
کو نقرہ سے کرے تو زکوۃ واجب نہوگی **فصل** بیان ہوتی ہے مستحقین زکوۃ ہین

(مستحقین زکوۃ کا مختصر بیان)

(۱) فقراء (۲) مساکین اور شرط ان دونون میں یہ ہے کہ قوت سالانہ اپنا
اور عیال اپنے کا رکھتا ہو نہ بالفعل اور نہ بالقوت مانند اس کے کہ صاحب
کسی کسب کا ہو اگرچہ فعلاً کچھ قوت نہیں رکھتا ہے لیکن ساتھ کسب کے پیدا
کر سکتا ہے اور اسی کسب سے گذارہ سالیانہ بھی کر سکتا ہو اور اگر کوئی
ادعاء فقر کا کرے اور صدق اور کذب اس کا معلوم نہو تو زکوۃ مین
سے اسکو ملسکتا ہے (۳) مستحقین مین سے وہ لوگ ہین جو جانب امام
علیہ السلام یا مجتہد کی جانب سے واسطے لینے زکوۃ کے معین ہوئے
ہوں اگرچہ غنی و صاحب ملک بھی ہوں (۴) مستحقین زکوۃ مین سے
وہ فرقہ ہے جنکو بواسطہ الفت دینے قلوب ان کے کو آمادہ جہاد پر کیا گیا
ہے اما زمان غیبت امام علیہ السلام مین زکوۃ کے صرف کرنے مین
طرف ان کی اختلاف ہے اور احوط ترک زکوۃ ہے (۵) اگر کوئی ایک
مستحق زکوۃ کا ملے تو مال زکوۃ مین سے خرید کرکے آزاد کرنا اس غلام
کا جو خدمت مین اپنے آقا کے کمال سختی اور شدت اور مشقت سے گذارہ

کرتا ہو جایز ہے اور اسیطرح سے اگر غلام مکاتب تمام قیمت اپنی ادا کرنے سے
عاجز ہو تو باقی کو مال زکوۃ سے ادا کر کے آزاد ہو سکتا ہے (۶) مستحقین مین سے
وہ لوگ ہین جو مقروض بنہج شرعیت ہون اور ادا کرنے اس کے سے عاجز
ہون اگرچہ قوت لایموت سالیانہ بھی رکھتے ہون لیکن اس کے صرف کرنے
سے عاجز اور خائف ہون تو مال اور زکوۃ مین سے ادا دین اس کا جایز ہے
(۷) خرچ کرنا مال زکوۃ کا راہ خدا مین مانند اس کے کہ تعمیر مساجد یا متعلقہ
یا بدل کرنا اس کا واسطے طلاب دینے کے یا اعانت کرنا زوار اور حجاج کو بشرط
عاجز ہونے ان کے کے جایز ہے (۸) مستحقین زکوۃ مین سے وہ مسافر
ہے جو سفر معصیت شرعی مین نہو اگرچہ اپنے شہر مین غنی اور صاحب ملک
بھی ہو لیکن غربت مین عاجز ہوگیا ہو خرچ ہو جاوے تو زکواۃ دینا اس کو
جایز ہے تنبیہ زکوۃ ہاشمی کی ہاشمی کو پہنچ سکتی ہے اور زکواۃ اطفال
مومنین اثنا عشری کو دینا جایز ہے اگرچہ والدان اطفال کے فاسق بھی ہون
اور اسیطرح سے شرط ہے یہ کہ وہ لوگ واجب النفقہ زکوۃ دینے والے کے
نہون اور جایز ہے یہ کہ عورت زکوۃ اپنے شوہر کو دیوے اور شوہر اس کا
اس کے مصرف مین خرچ کرے **فصل** بیان ہوتی ہے بعضے لوازمات زکوۃ
مین سنت ہے لیجانا زکوۃ کا پاس امام علیہ السلام کے اور بعد غیبت آنحضرت
کے پاس مجتہد عادل کے اور شرط ہے اخراج زکوۃ مین کرنا نیت کا اور دوام
نیت کا آخر تک ہونا لازم اور شرط ہے اور اسی طرح سے اگر غافل ہو
اثنائے زکوۃ مین مانند اس کے کہ نجانتا ہو یہ کونسا کام ہے تو اعادہ زکوۃ
کا لازم اور واجب ہوگا اور اگر تمام زکوۃ کا مال ایک نفر کو دیا جاوے تو جایز
ہے اور جایز نہین ہے نقل کرنا زکوۃ کا ایک شہر سے طرف دوسرے شہر

(لوازمات زکوۃ کا مختصر بیان)

کی مگر جب کہ اس شہر مین کوئی مستحق اقسام مذکور مین سے پیدا نہو سکے تو اس حالت مین نقل کرنا واجب ہوگا اور اگر تاخیر کرے زکوۃ کے پہنچانے مین وحال آنکہ مستحقین زکوۃ موجود ہون پس اس حالت مین اگر زکوۃ تلف ہو جاوے تو البتہ ضامن ادا کرنے کا ہوگا اور اگر مستحقین زکوۃ موجود نہون تو واسطے انتظار ان کے کے تاخیر کرے تو جایز ہے **باب** بیان ہوتا ہے زکوۃ فطرہ مین اور اس مین چند فصلین ہین **فصل** بیان ہوتی ہے یہ کہ واجب ہے نکالنا زکوۃ فطرہ کا اپنے نفس اور اپنے عیال کی جانب سے اگرچہ واجب النفقہ نہون بالغ ہو یا غیر بالغ غلام ہو یا آزاد مسلمان ہو یا کافر مہمان ہو یا غیر مہمان احتیاط اولے یہ ہے کہ زکوۃ میزبان اور مہمان دونون دیوین احتیاطاً بغیر مہمان جو کہ زکوۃ اس کے دوسرے پر واجب ہے اس شخص سے ساقط ہے اگرچہ غنی بھی ہو لیکن عورت اگر صاحب مال ہو اور شوہر اس کا مشکل اور مشقت سے گذارہ کرتا ہو تو ایسی حالت مین زکوۃ اپنی خود عورت پر واجب ہوگی اور اگر کوئی زیادہ ایک نفر سے زکوۃ نہ نکال سکے تو ایک دوسرے سے نقل کرتے ہوئے آخر تک پہنچاوے کافی ہوگا **تنبیہ** وجوب زکوۃ مین شرط ہے یہ کہ عاقل اور باہوش اور بالغ اور غنی یعنے قوت سالیانہ فعلاً رکھتا ہو یا صنعت اور کسب سے پیدا کر سکتا ہو واگر نہ زکوۃ ان سے ساقط ہوگی اور اگر کافر شب عید کو مسلمان ہو یا طفل بالغ ہو یا دیوانہ ہوش مین آوے یا کوئی اولاد گھر مین اسکے متولد ہو یا فقیر غنی ہو جاوے تو زکوۃ ساقط نہ ہوگی اور اگر قبل داخل ہونے شب عید کے کوئی واقعہ واقعات مذکورہ مین سے حادث ہو تو اس پر زکوۃ فطرہ واجب ہوگی **فصل** بیان ہوتی ہے جنس فطرہ اور مقدار فطرہ

(شرائط زکوۃ فطرہ کا مختصر بیان)

اور وقت اخراج اس کے ہیں پس واجب ہوتا ہے نکالنا فطرہ کا کسی ایک
ہیں غلات اربعہ میں سے اور اگر قیمت اس کی دیجاوے تو وہ بھی کفایت
کرتی ہے بلکہ جس حالت میں نقد دینا فقیر کو بہتر اور انفع ہو جنس دینے سے تو
البتہ دینا قیمت کا ارجح بلکہ لازم ہوگا اتنا مقدار پس ہر ایک شخص پر ایک
صاع یعنے چار مد جنس میں سے دینا پڑیگا اور اگر نقد چاہے سو دینا پس جو قیمت
ہو حسب نرخ بازار کے چار مد کی ہوتی ہو وہی دینی پڑیگی اما زمان اخراج
فطرہ پس احوط یہ ہے کہ شب عید کو جدا کرے اور قبل نماز عید کے مستحق کو پہنچاوے
اور اگر مستحق نماز عید تک نہ ملے تو تاخیر کرنا اس کے موجود ہونے تک جائز ہے
اور اگر کوئی اقارب سے فقیر ہوں تو ان کو دینا زکوۃ فطرہ کا جائز ہے اور اگر
ہمسایہ فقیر رکھتا ہو تو ان کو غیر اقارب فقرا پر مقدم رکھنا لازم ہوگا اور زکوۃ فطرہ
ہاشمی کو ہاشمی کی پہنچ سکتی ہے **تنبیہ** حضور امام علیہ السلام ہوں تو فطرہ
پاس ان کے لیجانا اولے اور بہتر ہے اور غیبت میں آں حضرت کے پاس
مجتہد جامع الشرائط کے لیجانا جائز ہے **کتاب الخمس** اور اس میں دو
باب ہیں پہلے باب میں ایک فصل ہے **فصل** بیان ہوتی ہے ان چیزوں
میں جس میں خمس واجب ہوتا ہے اور وہ سات چیزیں ہیں (۱) وہ مال ہے
جو باذن امام علیہ السلام جہاد میں کفار حربی سے ملا ہو یا کسی اور قسم سے
مانند کسی حیلے کے اپنے ملک اور تصرف میں لایا ہو تو اس مال سے خمس نکالنا
واجب ہوگا (۲) تمام معادن چاندی اور سونا اور پیتل اور لوہا اور قلعی اور
نمک اور کبریت اور تیل جیسے سنگ اور سیسا اور چونا وغیرہ میں بھی خمس واجب
ہوگا (۳) گنج یعنے اگر کچھ مال زمین سے پائے اگرچہ کیسی زمین ہو لیکن
اگر بلاد اسلام سے ہو تو شرط ہے کہ مالک نہ رکھتی ہو تو البتہ خمس اس کا دینا

(خمس کا بیان)

احکام خمس کا مختصر بیان

ارباب خمس کو واجب ہوگا اما جو خزانہ کہ اس زمین دار الاسلام سے پایا جاوے
جو کہ مالک کچھتی ہو وجوب خمس ہین اس کے نکال ہے (۴) موتی بڑے ہوں
یا چھوٹے اور عنبر غوطے لینے دریا مین جانے سے نکالے جاوین تو خمس اس
مین بھی واجب ہوگا (۵) واجب ہے خمس ان منافع مین جو حاصل ہون
تجارت اور زراعت اور تمام صناعت اور کسب سے اور جو کچھ کہ باقی رہے
بعد خرچ سال کے لوازمات نفس اپنے اور عیال کے سے تو خمس نکالنا اس سے
بھی واجب ہوگا (۶) وہ زمین ہے جس کو کافر ذمی مسلم سے خریدے تو
خمس اسمین واجب ہوگا (۷) وہ مال حلال ہے جو مال حرام کے ملکر غیر متمیز ہو
جاوے تو خمس نکالنا اس مال سے بھی واجب ہوگا تنبیہ تین حصے
خمس مین سے سہم امام علیہ السلام ہے اور وہ متعلق حضرت حجۃ سلام اللہ
علیہ ہے باقی تین حصے مستحقین مین تقسیم کئے جاوینگے باب دوسرا
بیان ہوتا ہے بعضے شرائط وغیرہ مین خمس کے اور اس مین ایک فصل
ہے فصل بیان ہوتی ہے یہ کہ واجب ہے خمس مین نیت مانند زکوٰۃ
کے اما مستحقین خمس پس فقراء اور مساکین مین شرط یہ ہے کہ اثنا عشری
اور ہاشمی باپ کی نسبت سے ہون عدالت کا ہونا ان مین شرط نہین ہے
اور زیادہ دینا خمس کا فقراء وغیرہ کو خرچ سال سے جائز نہیں ہے اور سہم
امام علیہ السلام کو خاص مجتہد عادل کی خدمت مین پہنچاوین اما
خرچ بقیہ خمس مین مختار ہے چاہئے مستحقین خمس کو پہنچاوے خواہ بقیہ
کو بھی مجتہد عادل کو دیوے اما جہانتک ممکن ہو ترک نہ کرین +
خاتمۃ الکتاب بیان ہوتا ہے بعض ان حدیثون مین جو متعلق
ہین ثمان سے قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم من حافظ

علی الصلوٰۃ الخمس کتب اللہ لہ نجاتاً من النار یوم القیمۃ ونورا و
برھانا یعنے فرمایا حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے جو شخص
حفاظت کرے پڑھنے مین نماز پنجگانہ کے تو لکھتا ہے خلاق عالم واسطے
اس شخص کے نجات آگ سے روز قیامت مین اور عطا کرتا ہے نور
اور برہان واسطے اُس کے وایضاً قال من صلے صلوٰۃ الفجر ثم جلس حتی
طلع الشمس اعطاہ اللہ تعالی سبعین قصرا فی الفردوس من ذھب
او فضۃ یعنے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو آدمی کہ بعد
نماز صبح کے مشغول ہو تلاوت قران وغیرہ مین طلوع شمس تک تو خداوند
عالم واسطے اس کے ستر قصر سونے یا چاندی کے جنت مین عطا فرماتا ہے
وایضاً قال عجلوا بالصلوٰۃ قبل الفوت وعجلوا بالصدقۃ قبل البلاء
یعنے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعجیل کرو نماز کے پڑھنے
مین قبل مرنیکے اور تعجیل کرو صدقہ کے دینے مین قبل پہنچنے کسی
بلا کے وقال صلے اللہ علیہ والہ وسلم المؤمن فی المسجد کالسمک
فی الماء والمنافق فی المسجد کالطیر فی القفس یعنے فرمایا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مومن مسجد مین مانند مچھلی کے پانی
مین ہے اور منافق مسجد مین مانند پرندے کے قفس مین ہے تنبیہ
اگر کسی سے کوئی گناہ واقع ہو تو دروازہ رحمت الہی کا مفتوح ہے کیونکہ
توبہ کے کرنے مین تساہل کیا جاوے وحال آنکہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے العلم بلا عمل کالسحاب بلا مطر والغنی بلا
کرم کالشجر بلا ثمر والفقیر بلا صبر کالنہر بلا ماء والتائب بلا تعہد
کالبیت بلا سقف والمرئۃ بلا حیاء کالطعام بلا ملح یعنے عالم

بے عمل مانند بادل بے باران کے ہے اور غنی بے کرم وجود اس کا مانند
درخت بے میوہ کے ہے اور فقیر بے صبر مانند نہر بے پانی کے ہے اور
جوان بے توبہ مانند خانہ بے سقف کے ہے اور عورت نابیحیا مانند غذا بے
نمک کے ہے پس چاہیئے ہر ایک شخص کو کہ اگر بمقتضائے بشریت کوئی
فعل مذموم وخلاف شریعت اس سے صادر ہو تو توبہ کرے اس طرح سے
کہ جو فعل قبیح اس سے واقع ہو اس کے واقع ہونے پر دل سے پشیمان ہوئے
اور آئندہ اس کے بجالانے کا ارادہ نہ رکھے کما قال سبحانہ وتعالی
لا تقنطوا من رحمۃ اللہ یعنی رحمت الہی سے ناامید نہیں ہونا چاہیئے
وقال رسول اللہ انہ من تاب قبل ان یموت بسنۃ تاب اللہ علیہ
ثم قال وسنۃ کثیرۃ من تاب قبل ان یموت بشہر تاب اللہ علیہ
ثم قال وشہر کثیر من تاب قبل ان یموت بیوم تاب اللہ علیہ ثم قال ویوم
کثیر من تاب قبل ان یموت بساعۃ تاب اللہ علیہ ثم قال وساعۃ کثیرۃ
من تاب وقد بلغت نفسہ ھذہ واومی بیدہ الی حلقہ تاب اللہ عز و
جل یعنی جو شخص کہ توبہ کرے قبل مرنیکے ایک برس پہلے تو خداوند عالم توبہ اسکا
قبول کرتا ہے پھر فرمایا کہ ایک سال بہت ہے بلکہ جو شخص کہ ایک مہینہ
پہلے توبہ کرے تو پھر بھی قبول کرتا ہے پھر فرمایا کہ ایک مہینہ بھی بہت ہے
بلکہ اگر ایک دن بھی قبل مرنیکے توبہ کرے تو پھر بھی قبول فرماتا ہے پھر بعد
اسکے فرمایا کہ گھنٹہ بھی بہت ہے بلکہ اگر توبہ کرے اور جان اسکی حلق تک
پہنچی ہو تو پھر بھی قبول فرماتا ہے اللہم انا نسئلک التوفیق ثم اجعلنی من
التوابین والحقنی بالصالحین واخر دعوانا الحمد للہ رب العلمین و
صلی علی نبینا محمد واہل بیتہ الطیبۃ الطاہرۃ فعلیہم الصلوۃ و

مفصل احکام اور شرائط توبہ کی تحقیق باستدلال منہاج الغفران میں دیکھو ناظرین ... المصنف عفی عنہ

التحیة لانهم خیار البریه و اللعن لاعدائهم جمیعاً فانهم شر البریه

یا ناظراً فیه سل باللہ مغفرة + علی المؤلف واستغفر لصاحبه

تمت بالخیر

اسامی کتب مصنفه مطبوعه شریعتمدار علامه فهامه نور مولوی السید علی الحائری لاهوری مدظله العالی

(۱) غایة المقصود در تحقیق جمیع حالات امام مهدی موعود از وقت ولادت تا ظهور آنجناب مع اثبات رجعت بالتفصیل در سه مجلد کبیر ... فارسی

(۲) سیف الفرقان در بیان حق و نفاق و کفر و ایمان و مدارج آنها

(۳) بشارات احمدیه اثبات محمد و امامت آئمه اطهار و شهادت امام حسین از انجیل و توراة و زبور و قرآن حاشیه اردو - و متن + فارسی

(۴) تنقید اثبات اجتهاد و تقلید از قرآن مجید ... فارسی

(۵) رساله انوار بیان علل اغسال جنابت و میت و مس میت + فارسی

(۶) لمعة المعانی اثبات استحباب سجود بر تربت حسینی ... فارسی

(۷) تقلید المقلدین در مسائل ضروریه شرعیه فرعیه

(۸) احکام الشکوک در بیان شکیات از اول مقدمات تا توابع نماز

(۹) صورة الصلوٰة در ترکیب ترجمه نماز ... ... اردو

(۱۰) تنبیه المومنین در شرائط اجتهاد وغیره است ... ... فارسی

(۱۱) سوال و جواب در جواز نکاح سیده با غیر سید حاشیه اردو متن + فارسی

(۱۲) خوارق البوارق در اثبات حقیقت و عجائبیت قرآن مجید + فارسی

(۱۳) حل ما لا ینحل در تحقیق احوال اطفال کفار و ولد الزنا ... فارسی

(۱۴) میزان الاعمال در تحقیق میزان یوم القیامت مفصل + فارسی

(۱۵) [illegible] مطبوع شد